SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Monday, May 3, 1993

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at twenty six minutes after ten of the clock in the morning, with Mr Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم ا لله الرحمن الرحيم

فكيف اذا جمعنهم ليوم لا ريب فيه و وفيت كل نفس ما كسبت وهو لا يظلمون قل اللهم ملک ا لملک توُتی الملک من تشاء و تنزع الملک ممن تشاء و تعز من تشاء و تذل من تشاء بيدک الخير انک علی کل شئ قدير تولج اليل فی النهار و تولج النهار فی اليل و تخرج الحی من الميت و تخرج الميت من الحی و ترزق من تشاء بغير خساب لا يتخذ المومنون الکفرين اولياء من دون المومنين ومن يفعل ذلک فليس من الله فی شی الا تا تتقو ا منهم تقته و يخذرکم الله نفسه و الی المصير قل ان تخفو ا ما فی صدورکم او تبدوه يعلمه الله و يعلم ما فی السموت وما فی الارض والله علی کل شی قدير()

ترجمہ، تو اس وقت کیا حال ہو گا جب ہم انکو جمع کرینگے (یعنی) اس روز جس (کے آنے) میں کچھ بھی شک نہیں اور ہرنفس اپنے اعمال کا پورا پورا بدلہ پائیگا اور ان پرظلم نہیں کیا جائیگا کہو کہ اے خدا (اے) بادشاہی کے مالک تو جس کو چاہے بادشاہی بخشے اور جس سے چاہے بادشاہی چھین لے اور جس کو چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلیل کرے۔ ہر طرح کی بھلائی تیرے ہی

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Monday, May 3, 1993

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at twenty six minutes after ten of the clock in the morning, with Mr Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم ا لله الرحمن الرحيم

فكيف اذا جمعنهم ليوم لا ريب فيه و وفيت كل نفس ما كسبت وهو لا يظلمون قل اللهم ملک ا لملک توُتی الملک من تشاء و تنزع الملک ممن تشاء و تعز من تشاء و تذل من تشاء بيدک الخير انک علی کل شئ قدير تولج اليل فی النهار و تولج النهار فی اليل و تخرج الحی من الميت و تخرج الميت من الحی و ترزق من تشاء بغير خساب لا يتخذ المومنون الکفرين اولياء من دون المومنين ومن يفعل ذلک فليس من الله فی شی الا تا تتقو ا منهم تقته و يخذرکم الله نفسه و الی المصير قل ان تخفو ا ما فی صدورکم او تبدوه يعلمه الله و يعلم ما فی السموت وما فی الارض والله علی کل شی قدير()

ترجمہ، تو اس وقت کیا حال ہو گا جب ہم انکو جمع کرینگے (یعنی) اس روز جس (کے آنے) میں کچھ بھی شک نہیں اور ہرنفس اپنے اعمال کا پورا پورا بدلہ پائیگا اور ان پرظلم نہیں کیا جائیگا کہو کہ اے خدا (اے) بادشاہی کے مالک تو جس کو چاہے بادشاہی بخشے اور جس سے چاہے بادشاہی چھین لے اور جس کو چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلیل کرے۔ ہر طرح کی بھلائی تیرے ہی

ہاتھ ہے اور بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے۔ تو ہی رات کو دن میں داخل کرتا اور تو ہی دن کو رات میں داخل کرتا ہے تو ہی بے جان سے جاندار پیدا کرتا ہے اور تو ہی جاندار سے بے جان پیدا کرتا ہے اور تو ہی جس کو چاہتا ہے بیشمار رزق بخشتا ہے۔ مومنوں کو چاہیئے کہ مومنوں کے سوا کافروں کو دوست نہ بنائیں۔ اور جو ایسا کرے گا اس سے خدا کا کچھ (عہد) نہیں۔ ہاں اگر اس طریق سے تم ان (کے شر) سے بچاؤ کی صورت پیدا کرو (تو مضائقہ نہیں) اور خدا تم کو اپنے (غضب) سے ڈراتا ہے۔ اور خدا ہی کی طرف (تم کو) لوٹ کر جانا ہے۔

(اے پیغمبر لوگوں سے) کہہ دو کہ کوئی بات تم اپنے دلوں میں مخفی رکھو یا اسے ظاہر کرو خدا اس کو جانتا ہے اور جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے اس کو سب کی خبر ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

سید عباس شاہ - پوائنٹ آف آرڈر جناب۔

جناب چیئرمین - میرا خیال ہے پہلے میں Presiding Officers کے پینل کا اعلان کردوں پھر میں آپ کی بات سنتا ہوں۔

Panel of Presiding Officiers

Mr. Chairman: In exercise of powers conferred by sub-rule (1) of Rule 14 of the Rules of Procedure and conduct of Business in the Senate ,1988 , I hereby nominate the following in order of precedent to form the panel of presiding officers for this session of the Senate :

1) Brig. (Retd) Malik Mohammod Hayat

2) Syed Mohammad Fazal Agha

3) Syed Abdullah Shah

Point of order Re: Use of Mobile telephones in the House

جی جناب سید عباس شاہ صاحب۔

سید عباس شاہ - اس ہاؤس میں ہمارے Privileges ہیں اور ہماری اپنی ایک Secrecy ہوتی ہے - یہاں پر موبائیل ٹیلیفون لانا جو ہے میرے خیال میں درست نہیں ہے-----

جناب چیئرمین-یہ صحیح ہے میں نے بھی نوٹ کیا ہے۔

سید عباس شاہ۔ میں Request کروں گا کہ اسی وقت اسکو باہر نکالا جائے ۔

جناب چیئرمین۔جی میں ممبران سے Request کروں گا کہ

Mobile telephones may not be brought into the House. I do agree with honuorable Member.

یہاں اسکو استعمال نہیں کریں گے اور آئندہ میرا خیال ہے نہ لایا جائے تو بہتر ہے ۔ جی ۔

Syed Abbas Shah: Sir, mobile telephones are still lying on the tables.

Mr. Chairman: I have asked them to close it down and they will not bring it in future

اور اس کو بند بھی کردیں ---- --- اور آئندہ ----------

It will not be brought into the House. It will be closed for the moment.

جن کے پاس بھی موبائیل ٹیلیفون ہیں ان کو بند کردیں ۔ مہربانی ۔ جناب اقبال احمد خان صاحب۔

OBITUARY

Mr. Iqbal Ahmad Khan: Mr. Chairman, with your kind permission I move the followiing resolution :

The Senate of Pakistan expresses its deep sense of grief and loss at the sad and un-timely demise of Mr. Muhammad Khan Junejo, President of Pakistan Muslim League and former Prime Minister of Pakistan, recalls the great contribution made by the late Mr. Muhammaed Khan Junejo in the services of the nation throughout his political career spreading over a period of 4 decades, pays tribute to his high qualities of personal integrity, fairness and a deep commitment to the principles, places on record special appreciation for his unceasing efforts for strengthering democratice institutions, promoting respect

for fundamental human rights and freedom of expression in the society and pays tribute to his statesment ship and sagacity in the domain of international relations. It is during his tenure that Geneva Accord on Afghanistan was signed , offer sympathy and solidarity to the bereaved family of the late Prime Minister in their hour of grief . I propose that Fateha be offered for the departed soul.

جناب چیئرمین۔جی ' محمد علی خان صاحب ۔ آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں ؟

میرا خیال ہے تعزیتی قرارداد ہے اور بہت مختصر تقاریر ہوں تو بہتر رہے گا۔

جناب محمد علی خان ۔جناب چیئر مین ۔ جس شخصیت کے بارے میں آج یہاں اقبال احمد خان صاحب نے اس ایوان میں تعزیتی قرارداد پیش کی ہے ' میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے میدان سیاست میں اپنے پیچھے انمٹ نقوش چھوڑے ہیں۔ جناب والا ۔ وہ صبر واستقلال کے مظہر تھے اور شرافت ان میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی ۔ وہ نہایت ہی ملنسار دوست اور مہمان نواز انسان تھے ۔ جناب والا ' ان کے ساتھ میرے تعلقات early sixties میں پیدا ہوئے ' مغربی پاکستان کی دو کابینوں میں ہم نے اکٹھے کام کیا اور پھر یہاں مرکز میں بھی ہم ایک کابینہ میں رہے۔ جناب والا ' جو تعلقات میرے ان کے ساتھ قائم ہوئے تھے وہ خداوند تعالیٰ کے فضل و کرم سے آخر تک رہے ۔

جناب والا ' جب وہ ملک کے وزیراعظم ہوئے اس زمانے میں مارشل لاء تھا ۔ جو نعرہ انہوں نے قوم کو دیا کہ " مارشل لاء اور جمہوریت ' یہ دونوں ایک ساتھ نہیں چل سکتے" تو وہ نعرہ آج بھی قوم کے کانوں میں گونج رہا ہے ۔

جناب والا ' انہوں نے مارشل لاء کو ہٹایا ' بنیادی حقوق کو بحال کیا۔ پریس کو مکمل آزادی دلائی اور مخالفت سیاسی پارٹیوں پر کسی قسم کی قدغن نہیں لگائی ۔ جناب والا ' انہوں نے اپنی حکومت کے دوران پانچ نکاتی پروگرام کو تعمیر و ترقی کے لئے پیش کیا ۔ جس کو بعد میں پیپلزپارٹی کی حکومت نے اسکا نام تبدیل کر کے پیپلز پروگرام رکھا اور ساتھ ہی اپنے سیاسی مخالفین پر وہ سارے دروازے بند کردیئے کیونکہ ان کے ہاتھ میں حکومت آئی تھی ۔ حالانکہ ہماری حکومت نے کسی قسم کی قدغن کسی پر نہیں لگائی تھی ۔ اس کے بعد پاکستان مسلم لیگ کی حکومت آئی تو انہوں نے پھر اسی پروگرام کو دوبارہ اٹھایا لیکن بدقسمتی سے آٹھویں ترمیم نے ہمیں مزید کام کا موقع نہیں دیا۔

جناب والا ' محمد خان جونیجو نے جو ایک بہترین بڑا کارنامہ اپنی سیاست کے دوران کیا وہ تھا جنیوا کارنامہ ۔ اور اس میں انہوں نے جتنی بھی سیاسی پارٹیاں تھیں ان سب کو اعتماد میں لیا جس سے اس وقت کے صدر مملکت یخ پا ہو گئے اور جب انہوں نے او جڑی کیمپ کے بارے میں تفتیش شروع کی تو پھر وہ جمہوریت کش 8th Amendment کے پہلے Victim بنے۔ لیکن پھر بھی مرتے دم تک انہوں نے اپنا مشن جاری رکھا۔میری دعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں بہترین مقام عطا فرمائے' آمین۔آئی تھینک یو سر۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ جی ۔ جی پروفیسر خورشید احمد صاحب ۔ باری باری سب کو موقع ملے گا۔ لیکن مختصر ' ذرا مہربانی کر کے ۔

پروفیسر خورشید احمد۔بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ جناب چیئرمین ' اس وقت محترم اقبال احمد خان صاحب کی جس قرار داد پر ہم غور کر رہے ہیں اس کا موضوع ایک ایسے شخص کی وفات ہے جس نے پاکستان خدمت کی اور اپنی ذاتی شرافت اور نیکی کے باعث ملک میں تمام طبقوں سے خراج تحسین وصول کیا۔ مجھے ان سے ملنے اور ان کے ساتھ کام کرنے کا موقع بار بار ملا ۔ میں نے چند ماہ وزارت میں ان کے ساتھ کام کیا اور ہمیشہ ان کو سنجیدہ ' پاکستان کے بارے میں فکر کرنے والا اور شرافت سے تمام معاملات کو طے کرنے والا پایا ۔ بلاشبہ اس زمانے میں ہمارے اور ان کے اختلافات بھی ہوئے ۔ ان کے بہت سے کاموں سے آج بھی مجھے اتفاق نہیں لیکن مجھے یہ بات کہنے میں کوئی باک نہیں کہ انہوں نے خصوصیت سے پچھلے دس پندرہ سال جس تندہی کے ساتھ ' جن خلوص کے ساتھ ' جس شرافت کے ساتھ ' جس سمجھداری کے ساتھ ملک کی خدمت کی اس نے ہم سب کے دلوں پر بڑے گہرے نقوش چھوڑے ہیں ۔ ان کے اٹھ جانے سے پاکستان کی سیاست میں ایک خلا واقع ہوا ہے ۔ یہ صرف کسی ایک پارٹی کا نقصان نہیں ہے بلکہ پورے ملک کا نقصان ہے اور میں اپنے دل کی گہرائیوں سے شریک غم ہوں ان کی وفات پر بلا شبہ زندگی اور موت کے فیصلے زمین پر نہیں آسمان پر ہوتے ہیں ۔ اور جو وقت اللہ تعالیٰ نے مقرر کردیا ہے اس کو کوئی تبدیل نہیں کرسکتا لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ ان کے اٹھ جانے سے ہمارے دل مغموم اور ہماری آنکھیں اشکبار اور ہماری سیاست سوگوار ہے۔ میں اپنی اور اپنی جماعت کی طرف سے اس Resolution کی تائید کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ مرحوم کی لغزشوں کو معاف کرے ' ان کی نیکیوں کو قبول کرے ' انہیں جنت الفردوس میں جگہ دے اور اس بات کی دعا بھی کرتا ہوں کہ ان کے لواحقین ' ان کے اعزاء ان کے دوست اور

ہم سب اپنے آپ کو اس میں شریک کرتے ہیں کہ انہیں اللہ تعالیٰ صبرجمیل عطا فرمائے ۔ ان جذبات کے ساتھ میں اس Resolution کی تائید کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب عبداللہ شاہ صاحب ۔

Syed Abbullah Shah: Thank you Mr. Chairman .

Sir , yesterday , when Mr Gilani had come to the chamber it was understood that the resolution will be moved jointly and we all were signatories to that resolution and I don't know why this has been termed at individual level, by Iqbal Ahmed Khan only .

Mr. Chairman: It will be resolution of the House.

لیکن یہ صحیح ہے کہ آپ نے بھی Resolution دی ہوئی ہے ۔

Syed Abdullah Shah : Sir , Muhammad Khan Junejo was one of those great political leaders produced in Pakistan particularly in my province and I am proud of that . Sindh has given leading political leaders of Pakistan including the Father of the Nation and this distinction we relish I associate myself with the feelings of grieif expressed on his sad demise by the honourable Senators and I am sorry that one Senator said certain things which were really controversial and I will request the others honourable Senators also to confine this resolution only to an expression of grief and sorrow on the demise of Muhammad Khan Junejo.

Mr. Chairman: Quite right . Dr. Bisharat Elahi Sahib.

Dr. Bisharat Elahi : Thank you Mr. Chairman , Sir . Although Mr. Muhammad Khan Junejo is no loger with us in flesh and blood yet he has left behind a very rich legacy, a legacy of which we can all be proud of. the legacy of a true democratice culture. A perfect gentleman with full democratice credentials endowed by the real virtues of tolerance and patience, he had imbibed the

democratic culture from head to toe for which he was respected by his friends and political foes alike. A patient listener not averse to criticism, he always kept his cool and encouraged others to speak their mind a man of few words. By nature he had the quality of carrying his colleagues with him. He firmly believed in developing a consensus on all important issues, party matters as well as national issues and this, in essence, was a secret of his success as a Chief Executive of Pakistan as well as the President of Pakistan Muslim League. A rare breed of politicians. Mr. Muhammad Khan Junejo has left indelible marks on the politics of Pakistan. He Lived for Pakistan and served Pakistan as a thorough bred Pakistani. May God Almighty, bless the departed soul in the best of his choicest blessings on him. May the Almighty grant courage and patience to the family to bear this tragic loss with fortitude! Thank you, Mr. Chairman.

جناب چیئرمین۔ مولانا سمیع الحق صاحب۔

مولانا سمیع الحق ۔جناب چیئرمین صاحب ' میں اس ریزولیوشن کے ساتھ مکمل اتفاق کرتا ہوں اور میری پوری جماعت (جمعیت علمائے اسلام) جناب جونیجو صاحب مرحوم کے غم میں پوری قوم اور ایوان کے ساتھ پہلے دن سے شریک ہے ۔ جناب جونیجو صاحب کے بارے میں دو رائے نہیں ہو سکتی ہیں کہ وہ ایک شریف النفس انسان تھے اور ان کا دور اور ان کی سیاست شرافت کی سیاست تھی اور ان کی حکومت ' شرافت کا دور تھا ۔ بڑے تحمل اور حوصلے سے انہوں نے داخلی اور بین الاقوامی مسائل کا سامنا کیا۔ اور دیانت کو قائم رکھنے کے لئے اچھی روایات قائم کیں۔ بدعنوانیوں کا احتساب کیا ۔ عین وزارت کے دوران بھی انہوں نے اپنے وزراء کو معاف نہیں کیا اور گرفت کی ۔ میرے خیال میں یہ پہلی مثال ہے کہ کسی وزیراعظم نے اپنی کابینہ کے وزیروں کی بھی سرزنش کی ہو اور ان کو سزا دی ہو ۔ ان کے دور پر دو بڑے مسئلے حاوی تھے ۔ ایک جس کا ذکر سارے حضرات نے کیا ہے اور قرار داد میں بھی ہے ' جناب اقبال احمد خان صاحب نے بھی ذکر کیا۔ جناب محمد خان ہوتی صاحب نے بھی کہا جہاد افغانستان ایک معرکہ آرا مسئلہ تھا اور عظیم عالمی بحران تھا ۔ اور جنیوا اکارڈ کا بھی ذکر ہوا ۔ تو جنیوا معاہدہ ان کے دور کا ایک اہم واقعہ ہے لیکن ہمیں یہ حق ہے کہ ہم یہ کہیں کہ کاش ان کے دور میں جنیوا معاہدہ نہ ہوا ہوتا ۔

ان کی ساری زندگی شرافت ' دیانت اور خدمت کی تھا لیکن کچھ حالات ایسے تھے بین الاقوامی یا وہ کسی دباؤ میں تھے کہ وہ جنیوا معاہدے میں ہماری رائے پر عمل نہ کر سکے ورنہ ہم نے بند ایوان میں بھی اور پھر گول میز کانفرنس میں بھی ان کو مخلصانہ طور پر اس طرف توجہ دلائی کہ اس وقت جنیوا معاہدے سے جہاد افغانستان کے مسئلے میں پیچیدگیاں پیدا ہو جائیں گی ۔ کاش وہ جنیوا معاہدہ نہ کر چکے ہوتے تو آج تک یہ افغانستان میں خون ریزی اور فساد کا سلسلہ جاری نہ رہتا ۔ اور میرے خیال میں اگر وہ معاہدہ Accord نہ ہوا ہوتا تو اس وقت اسمبلی بھی نہ ٹوٹ چکی ہوتی اور ان کو آخر وقت تک خدمت کا موقع بھی ملا ہوتا ۔ اور یہ بھی ہماری خواہش تھی۔ کاش اس کے وزارت عظمٰی کے دور میں ہی نفاذ شریعت کا مسئلہ اٹھتا ۔ شریعت بل ' اور وہ ان دو تین سال کے مسئلے پر محیط رہا اور وہ چاہتے تھے کہ شریعت بل نافذ ہو لیکن ہمارے اقبال احمد خان جیسے بعض مخلص دوستوں نے شاید ان کو اسے نافذ کرنے کا موقع نہیں دیا ورنہ آج یہ ایک عظیم سہرا ان کے سر ہوتا ۔ بہرحال ہم جناب محمد خان جونیجو مرحوم کی ذات کو ایک عظیم رہنما کی ذات سمجھتے ہیں اور ان کی وفات پر دکھ کا اظہار کرتے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ مسلم لیگ کو ان جیسا مخلص قائد پھر نصیب فرمائے ۔ شکریہ '

جناب چیئرمین۔ شکریہ جی ' جناب عباس شاہ صاحب ۔

سید عباس شاہ ۔بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں جیسے کہ عبداللہ شاہ صاحب نے بات اٹھائی تھی کہ ہم اس ریزولیوشن کے سب Signatory تھے اور اقبال خان صاحب نے جو ریزولیوشن پیش کیا ہے ہم اس کو سپورٹ کرتے ہوئے آج اس موقع پر جب سینٹ میں میرے قائد مسلم لیگ کے صدر محمد خان جونیجو کے تعزیت کے متعلق بات ہو رہی تھی ' مولانا سمیع الحق کے افسوس ناک ریمارکس مجھے یقیناً چبھتے ہیں اور میں چاہوں گا کہ پہلے محمد خان جونیجو جس کو ساری قوم نے خراج تحسین پیش کیا اور خاص کر ان کے جینوا اکارڈ پر' میں ان کے اعتراضات کے جواب ضرور دوں گا ۔

مولانا سمیع الحق۔ میں نے ان کی شان میں کوئی گستاخی نہیں کی۔

سید عباس شاہ۔ نہیں ' گستاخی نہیں۔

مولانا سمیع الحق۔ جنیوا اکارڈ سے اختلاف رائے کا حق ہے۔ اگر آپ نے اس کا ذکر نہ کیا ہوتا تو یہ مسئلہ نہ چھیڑتے ہم۔

جناب چیئرمین۔ مناسب یہ ہو گا کہ تعزیتی قرارداد میں صرف مرحوم کے بارے میں باتیں کی جائیں اور ایسی بات نہ کی جائے جو متنازعہ ہو۔ جی جناب۔

سید عباس شاہ۔ سر یقیناً" جنیوا کارڈ کی Favour میرے ان دوستوں نے کی تھی جو کہ جنیوا اکارڈ کی مخالفت کر رہے تھے۔ وہاں پہ خانہ جنگی انہی لوگوں کی وجہ سے ہوئی------

جناب چیئرمین۔ بہر حال جی اس مسئلے پر بعد میں بحث کریں گے۔

سید عباس شاہ۔ بحث نہیں جی۔ میں اس کا ذکر ضرور کروں گا کیونکہ محمد خان جونیجو نے جو بھی کیا۔ اپنے ملک و قوم کے لئے پورے خلوص سے کیا اور سوچ سمجھ کر کیا اور آج ہمیں فخر ہے کہ ہم اس پارٹی سے تعلق رکھتے تھے جس کا قائد محمد خان جونیجو تھا۔

جناب محمد علی خان۔ تعلق رکھتے ہیں۔

سید عباس شاہ۔ تعلق رکھتے ہیں اور ہم افسوس کرتے ہیں کہ جس کے لئے انہوں نے اپنی جان کا نذرانہ دیا' انہی کے کچھ دوست اس پارٹی کو تقسیم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں لیکن امید ہے کہ محمد خان جونیجو نے اس ملک میں سیاست کے لئے جو راستہ دس سال مارشل لاء کے بعد کھولا ہے وہ آئندہ نسلوں کے لئے مشعل راہ ہو گا۔ محمد خان جونیجو اس دور کے ' پاکستانی دور کے ایک عظیم رہنما تھے اور ہر اس شخص کو جو اس کے ساتھ' اس کی پارٹی کے ساتھ یا اس کے مخالف جو رہنما رہے ہیں وہ سب ان کی تعریف کرتے ہیں اور ان کو وہی مقام دیتے ہیں ۔ شکریہ جناب۔

جناب چیئرمین۔ حافظ حسین احمد صاحب۔

حافظ حسین احمد۔ شکریہ جناب چیئرمین۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

(عربی)

جناب چیئرمین! آج ہم انتہائی دکھ کے ساتھ پاکستان کی ایک سیاسی شخصیت کی وفات پر اظہار تعزیت کر رہے ہیں اور اپنے جذبات کا اظہار کر رہے ہیں۔ سابق وزیر اعظم اور پاکستان مسلم لیگ کے صدر مرحوم جناب محمد خان جونیجو اس دنیا میں نہیں رہے۔ جہاں وہ دیانت و شرافت کے پیکر تھے لیکن وہاں افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ وہ ہمارے روائتی سیاسی مفاد پرستی کا بھی شکار بن گئے۔ حتیٰ کہ دکھ اس بات کا ہے کہ جب ان کا جنازہ سر زمین پاک پر پہنچا------

جناب چیئرمین۔ حافظ صاحب میرے خیال میں اگر آپ ایسی باتیں نہ کریں مناسب ہے کہ مرحوم کے بارے میں ہی بات کی جائی۔ ایسے موقع پر مناسب نہیں ہو گا۔

حافظ سیین احمد۔ جناب میں ایسی باتیں نہیں کر رہا ہوں۔

جناب عبدالرحمٰن جمالی۔ جناب چیئرمین میں یہ کہہ رہا ہوں کہ آخر جو ہمارے رہنما ہیں ان کو خراج عقیدت اس طرح پیش کیا جاتا ہے۔

جناب چیئرمین۔ میرا مطلب ہے کہ اس پر اور بہت سے مواقع آئیں گے جہاں پر آپ سیاسی امور پر بات چیت کر سکیں گے۔ آج ایسا موقع ہے کہ آپ صرف تعزیت کے بارے میں ہی کہیں۔

حافظ حسین احمد۔ بہر حال جی، ایک سیاسی شخصیت کی تعزیت کے لئے---

(مداخلت)

حافظ حسین احمد۔ آج ہم یہاں سب بیٹھتے ہیں۔ کل ہم میں سے بھی کوئی اس حال کو پہنچ سکتا ہے لیکن کیا اس کی تدفین سے پہلے بھی اس کے منصب کے لئے کھینچا تانی --- ظاہر ہے وہ ہمارے محترم تھے اور انہوں نے سیاست میں شرافت اور دیانت کی ایک نئی مثال قائم کی اور جناب چیئرمین صاحب، وہ اس اسمبلی میں جو غیر جماعتی اسمبلی تھی، اس میں وہ قائد ایوان ھرے اوز انہوں نے اس حالات میں جس انداز میں سیاسی اور جمہوریت کو جس رخ پر لے جانے ں کوشش کی، میں یہاں یہ کہنے میں حق بجانب ہوں گا کہ آیا وہ اس وقت بھی، اس دور میں ں جو وزیراعظم تھے ++++ (حذف کیا گیا۔)

جناب چیئرمین۔ اس مرحوم کے ایصال ثواب کے لئے، اس کی روح کو ایصال ثواب پہنچانے کے لئے ہم دعا گو ہیں کہ اللہ رب العزت مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور اس کے ساتھ ساتھ ہمارے جو سیاسی رہنما اور مدبرین ہیں ان کے لئے بھی ہم یہ دعا کریں گے کہ اللہ تعالیٰ ان کو اس سانحہ کے بعد ہوش کے ناخن لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین۔ بہرہ ور سعید صاحب۔ منسٹرز کی باری آخر میں آئے گی۔ کیونکہ وہ منسٹرز ہیں۔

اخونزادہ بہرور سعید -بسم اللہ الرحمٰن الرحیم-

جناب چیئرمین! آج ہم اپنی مسلم لیگ کے صدر جناب جونیجو صاحب کی تعزیت کی

+++ بحکم جناب چیئرمین حذف ہوا

قرارداد پر اپنے خیالات کا اظہار کررہے ہیں ۔ میرا تو یہ دعویٰ ہے اور یقیناً اس میں فورس بھی ہے کہ جناب جونیجو صاحب میرے دوست تھے بلکہ میں یہ کہوں گا کہ ان سے ملنے والے ہرمسلم لیگی کو یہ احساس تھا کہ وہ جونیجو صاحب کے بہت قریبی ہیں ۔ اور انہوں نے ہمیشہ یہی Impression دیا کہ ہر ایک دوسرے کا دوست ہے اور ساتھی ہے جونیجو صاحب کی وفات سے جو خلا پیدا ہوا ہے، کوئی جو بھی کہے اس کو پر کرنا اگر ناممکن نہیں ہے تو بہت ہی مشکل ہے ۔ وہ شرافت کے پیکر تھے ۔ وہ انسانیت کی ایک کرن تھی ، اس میں بردباری بھری ہوئی تھی ۔ ان کا مزاج تحمل سے سرشار تھا ۔ وہ اس وطن کے لئے ہر وہ قربانی دینے کے لئے تیار تھے جو وہ سمجھتے کہ اس قربانی سے اس کا وطن بچ سکتا ہے اور اس کی خدمت ہو سکتی ہے اور میرا یہ دعوی ہے اگر جونیجو صاحب زندہ ہوتے تو آج کل جو کچھ حالات پاکستان میں ہیں یہ نہ ہوتے ۔ انہوں نے اپنے دور حکومت میں ، میرے دوست ہمارے خان صاحب نے تذکرہ کیا ، مارشل لاء کو اٹھایا اور کس انداز سے اٹھایا۔ جس وقوہ حلف اٹھاتے ہیں اس کے بعد وہ فرماتے ہیں کہ مارشل لاء اور جمہوریت دونوں ساتھ ساتھ نہیں چلتے اور انہوں نے کرکے دکھایا کہ ہاں جمہوریت چل سکتی ہے ، مارشل لاء نہیں۔ وہ ختم کیا ۔ انہوں نے بنیادی حقوق کو بحال کیا ۔ کونسے فنڈامینٹل رائٹس جناب چیئر مین۔ جو بہت ہی جمہوریت کا دعویٰ کرنے والے حضرات ہیں ان کو بھی جرات نہیں تھی کہ اس کو اٹھانے مگر اس شخص نے بغیر اس دعوئے کے اس نے فنڈامینٹل رائٹس کو ریسٹور کیا ۔ انہوں نے ایمرجنسی اٹھائی جو کہ کئی سال سے ، ۲۰ سال سے بھی زیادہ اس ملک میں نافذ تھی ۔ انہوں نے پولیٹکل پارٹیز سسٹم کو ریسٹور کیا ۔ نان پارٹی الیکشن کو پولیٹکل پارٹیز میں convert کرکے پولیٹکل پارٹیز سسٹم کو Restore کیا۔ انہوں نے شرافت کی سیاست سکھائی اس ملک میں ، انہوں نے پریس کو مکمل طور پر آزادی دی ۔ انہوں نے انفرادی آزادی کی قدر کی ، انہوں نے انسانی حقوق کی قدر کی اور انہوں نے جو بڑا کارنامہ چاہے کاش آج میرے دوست اس کا ذکر نہ کرتے جو ان کا بڑا کارنامہ تھا ، وہ جنیوا اکارڈ ۔ روس جیسی عظیم طاقت کو، سپر طاقت کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کیا۔ انہوں نے اس مسئلہ پر ساری قوم کو اکٹھا کیا ۔ ساری قوم کا consensus حاصل کیا جو بہت کم حالات میں اس ملک میں کسی کو حاصل ہوگا یا کسی نے حاصل کرنے کی کوشش کی ہے اور consensus سے آگے وہ بڑھے ۔ انہوں نے وہ قتل و غارت جو روس کے ہاتھوں مسلمانوں کی افغانوں کی ہو رہی تھی وہ بند کر دی۔

جناب والا! انہوں نے جو تعمیری پروگرام شروع کیا تھا، پانچ نکاتی پروگرام، اس سے ملک کے کونے کونے میں تعمیر شروع ہو گئی تھی اور لوگوں کی حالت بہتر ہو رہی تھی اور بڑا

فائدہ پہنچا۔ دوسری پارٹی آئی اس کو جاری رکھا مگر دوسرے نام سے ۔ تیسری پارٹی آئی اسی چیز کو جاری رکھا مگر تیسرے نام سے ۔ مگر وہ پروگرام جو جونیجو صاحب نے جاری کیا تھا اس کو پانچ تکاتی پروگرام آپ کہیے' اس کو تعمیری وطن پروگرام آپ کہیے ' آپ ان کو پیپلز پروگرام کہیے' اس کو جاری رکھنا' اس کو بند کرنا' یہ ان کی جو اچھی مثال ہے اس پہ حرف آنے کے مترادف ہے۔ جناب والا۔ جونیجو صاحب کی جتنی تعریف کی جائے میں سمجھتا ہوں کم ہے۔ میں یہ دعویٰ سے کہتا ہو ں کہ میرے صدر گرامی قدر جناب جونیجو صاحب نے کبھی کسی حالت میں بھی ہمیں یہ تھوڑا سا اشارہ نہیں دیا کہ اس کی جماعت میں اس کی زندگی میں کوئی Faction موجود ہو۔ ایسی کوئی چیز نہیں تھی ۔ وہ مسلم لیگ کے صدر تھے۔ ساری مسلم لیگ کے صدر تھے اس کے لئے کوئی فریق نہیں تھا۔ اچھا یا بہتر یا برا اس میں نہیں تھا اس لئے میں جناب ان کے لئے دعا کرتا ہوں ۔ خدا ان کی مغفرت کرے ۔ ان کے لواحقین کے لئے دعا کرے کہ خدا ان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان دوستوں کو یہ درخواست کرتا ہو ں کہ اگر کوئی اس سے ناراضگی ہے تو یہ موقع نہیں ہے کہ وہ اپنے گلے شکوے اس وقت بیان کریں ۔ گلے شکوے کرنے کا موقع بہت آئے گا ۔ آپ کھل کے گلے شکوے کیجیئے ۔ انشاء اللہ ہم بھی بیٹھے ہیں ۔ آپ کے ساتھ ہم بھی بیٹھے ہیں ۔ہم بھی انشاء اللہ پاکستان کی سیاست سے خوب واقف ہیں ۔ تو لہٰذا اس کو متنازعہ بنانا میں اس وقت کروں گا کہ ان کی تعزیت نہیں کرنی ' یہ اپنے جذبات کا اظہار کرنا ہے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین۔ جناب یحییٰ بختیار صاحب میرے خیال میں مناسب نہیں کہ ہر ایک پارٹی کا اگر سربراہ بول چکے تو پھر باقیوں کو ---- میں اقبال حیدر صاحب سے پوچھ رہا ہو ں کہ جب عبداللہ شاہ صاحب نے بول لیا ہے ' ٹھیک ہے ۔

Mr. Yahya Bakhtiar: Thank you Mr. Chairman, I am partyless.

Mr. Chairman: Are you partyless today?

Mr. Yahya Bakhtiar: Yes. I, Sir, associated myself, with all respect and with all humility, with what has been said about the late Mr. Muhammad Khan Junejo. I will only add that he will be remembered as a gentleman politician and as a gentleman Prime Minister. Thank you Sir.

Mr. Chairman: Thank you. Shahzad Gul Sahib.

جناب شہزاد گل۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم (عربی)۔ جناب محمد خان جونیجو مرحوم کے ضمن میں جو تعزیتی قرارداد پیش ہوئی ہے ' میں اپنے اور اپنی عوامی نیشنل پارٹی کی جانب سے اس قرارداد کی مکمل تائید کرتا ہوں اور اس غم میں اور دکھ میں اپنے آپ کو اور اپنی پارٹی کو برابر کا شریک تصور کرتا ہوں۔ جناب والا! محمد خان جونیجو صاحب ایک مخلص اور دیانتدار سیاستدان تھے۔ ایک مدبر اور ایک عظیم شخصیت تھے۔ ان کی وفات سے یقیناً" ملک میں سیاسی خلاء پیدا ہوا ہے جس کے پر کرنے میں یقیناً" کافی وقت لگے گا۔ کیونکہ ان کی وفات کے بعد سے مسلم لیگ مختلف دھڑوں میں تقسیم ہو چکی ہے اور کسی سیاسی پارٹی کا مختلف دھڑوں میں تقسیم ہو جانے سے ملکی سیاست میں اس سے بہت برے اثرات پیدا ہوتے ہیں۔ ان کی سیاسی زندگی کے متعلق تو ان کے بہت سے کارنامے ہیں۔ لیکن سب سے بڑا کارنامہ جس کے متعلق ذکر کیا گیا ہے وہ مارشل لاء کے ہٹائے جانے کے لئے کوشش کرنا تھا اور دوسرا جنیوا معاہدہ تھا جو کہ اس وقت کے صدر اور آئی ایس آئی کی مخالفت کے باوجود اپنے اقتدار کو' اپنی کرسی کو داؤ پر لگا کر انہوں نے جملہ مخالفتوں کے باوجود جنیوا معاہدے پر دستخط کرائے تا کہ ہمارے پڑوسی ملک ' ہمارے پختونوں' ہمارے افغانوں کی خانہ جنگی اور ان کے خون کی جو ندیاں بہہ رہی تھیں' جو خانہ جنگی افغانستان میں ہو رہی تھی اس کو منع کیا جا سکے۔ افغانستان میں امن قائم ہو' افغانستان سے بیرونی طاقت جو روس تھی وہ واپس چلا جائے اور یقیناً" اس معاہدے کے لیٹر اور سپرٹ ' اس کے مطابق اگر عملدرآمد کیا جاتا' لیکن اس پر کوئی عملدرآمد بعد میں نہیں ہوا اور اب تک وہی خانہ جنگی جس کو جہاد کا نام دیا جا رہا ہے افغانستان میں وہ فساد ابھی تک چل رہا ہے ۔ اقتدار کی جنگ ہو رہی ہے اور محمد خان جونیجو نے جس اخلاص اور نیک نیتی سے جنیوا معاہدے پر دستخط کئے تھے اس پر پوری طرح عملدرآمد نہیں ہوا۔ یہ اس کی سیاسی زندگی میں ایک بہت بڑا کارنامہ ہے۔ اس کی وفات پر میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو جوار رحمت میں جگہ دے اور اس کے پسماندگان کی صبر جمیل عطا کرے۔ آمین' ثم آمین۔

جناب چیئرمین۔ فصیح اقبال صاحب۔

سید فصیح اقبال۔ جناب چیئرمین صاحب! میں جناب اقبال احمد خان صاحب کی قرارداد کی حمایت بھی کرتا ہوں اور تائید بھی کرتا ہوں۔ ساتھ ہی میرے فاضل ممبران نے جو کچھ خوبیاں بیان کی ہیں میں سمجھتا ہوں اس کے لئے پورا دن چاہیئے۔ میں صرف دو باتیں کہتا ہوں کہ جب وہ پاکستان کے وزیر اعظم بنے تو انہوں نے جو طرز حکومت پاکستان میں دیا وہ ایک نہایت جمہوری طرز دیا۔ انہوں نے پاکستان میں کوئی مغل شاہی کی بنیاد نہیں رکھی ۔ پاکستان میں اب تک

سازشی ماحول میں جو حکومتیں آئی ہیں ، میں سمجھتا ہوں کہ میں پیپلز پارٹی کو بھی خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے اپنی حکومت میں عوامیت کو برقرار رکھا۔ ان سے غلطیاں ضرور ہوئیں۔ میں نے اسی ہاؤس میں بھی باتیں کیں۔ لیکن جب آپ لوگوں سے ملنا جلنا شروع کرتے ہیں تو ایسے حالات میں جونیجو صاحب کا پاکستان میں، جمہوریت میں ایک سنہری دور ہے اور انہوں نے جو حکومت کو ہمیشہ رواداری سے اور ممبران کو مشاورت جو دیا انہوں نے consensus ، میں سمجھتا ہوں سب سے بڑی خوبی ان کی اس دور میں ، وہ man of consensus تھے ۔ انہوں نے پارلیمنٹ کو اعتماد میں رکھا۔ انہوں نے جمہوری اداروں کی بالادستی کو قائم رکھا۔ انہوں نے کوشش کی اپنی single handed کہ ادارے مضبوط ہوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان کی وجہ سے سینٹ میں جو آج ہم بیٹھے ہیں، جو کچھ اختیارات آئے ہیں وہ ان کی وجہ سے آئے ہیں۔ ورنہ سینٹ صرف انگوٹھا چھاپ کے رہ گیا تھا۔ میں سمجھتا ہوں کہ میں مسلم لیگ کا ایک ادنیٰ کارکن ہوں۔ اور انشاء اللہ مسلم لیگ میں اگر دھڑے بندی تھوڑی بہت ہوئی ہے تو وہ ختم ہو جائے گی۔ اس لئے میں انہی کے بتائے ہوئے اصولوں پر عمل کروں گا اور جو جانشین انہوں نے چھوڑے ہیں ، میں سمجھتا ہوں کہ آج یہ اتفاق ہے کہ ان کی وفات کے بعد ہماری مسلم لیگ کی حکومت آئی جس طرح سے انہوں نے حکومت چلائی وہ نہایت ----، یہ بات کرنے کا مقام نہیں ہے، لیکن وہ اتنا نہیں تھا۔ انہوں نے پارلیمنٹ سے نہیں پوچھا ۔ انہوں نے مغل بادشاہوں کی طرح حکومت کی۔ یہ ملک بارہ کروڑ عوام کا ہے اور یہاں ہر شخص کی آواز آنی چاہیئے ۔ یہ پارلیمنٹ عوام کے issues کے لئے ہے۔ لیکن وہ ایک کچھ کینٹ، بڑی کینٹ----

جناب چیئرمین۔ فصیح صاحب پھر آپ بولتے ہیں۔ پلیز۔

سید فصیح اقبال۔ میں سمجھتا ہوں کہ جونیجو صاحب کا یہ کارنامہ تھا کہ انہوں نے جو ہمارے لئے ورثہ چھوڑا ہے ہم ان کے بالکل انشاء اللہ جائز وارث ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ ان کے لئے دعا ہاؤس نے کی ہے، میں بھی شریک ہوں۔ اور ان کے بتائے ہوئے اصولوں پر اگر قوم عمل کرے تو جمہوریت کو فروغ ہو گا اور یہی ہم چاہتے ہیں کہ عوام کی یہ منتخب نمائندہ پارلیمنٹ وہ اپنی جمہوریت کے اندر زیادہ سے زیادہ لوگوں کے مسائل حل کرے۔

(مداخلت)

اخونزادہ بہرہ ور سعید۔ اس سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

+ بحکم جناب چیئرمین حذف کیا گیا

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے[xxxxxxxxxx]*جی جناب حامد رضا گیلانی صاحب۔ آج ایسی کوئی خوشامدی بات نہ کی جائے جو سیاسی متنازعہ قسم کی بات ہے۔جی جناب حامد رضا گیلانی صاحب۔

مخدوم سید حامد رضا گیلانی۔ مہربانی جناب عالی۔ جناب مجھے عزت حاصل ہے کہ میں جناب محمد خان جونیجو صاحب کا تقریباً ایک تہائی صدی سے -------

جناب چیئرمین۔ پلیز بہرہ ور سعید صاحب۔

مخدوم سید حامد رضا گیلانی۔ تقریباً ایک تہائی سے مجھے ان کی دوستی کا فخر رہا ہے اور میری نیاز رہی۔ میں عرض کروں گا بطور ایک انسان کے ان کے خواص وہی تھے جو ایک یتیم بچے کی جس کے سر سے سایہ باپ کا اٹھ گیا ہو اور جس نے پرورش اپنی ایک نیک عابدہ والدہ ماجدہ کے تحت حاصل کی ہو۔ ان میں خواص صبر کے ، تقوے کے، صبر کے، مذہبی اور اللہ رسول کی عزت اور محبت سے سرشار تھے۔ میں نے بطور انسان کے انہیں کبھی جھوٹ بولتے نہیں دیکھا۔ خاموشی اختیار کر سکتے تھے لیکن جھوٹ نہیں بولتے تھے۔ پھر میں نے یہ دیکھا کہ جب کبھی وعدہ کیا حتی الوسع خلوص سے اس وعدے کو نبھانے کی کوشش ضرور کی۔ دیکھنے میں بہت خاموش، ملیح طبع لیکن اندر سے بے حد مضبوط انسان تھے اور ہمت والے تھے۔ بطور سیاستدان کے میرا ان سے ہتا پڑا جب وہ مغربی پاکستان میں وزیر تھے۔ اس زمانے سے لے کے ان کے پولیٹیکل کیریئر کا culmination جب وزارت عظمیٰ میں ہوا نہایت شریف، دیانتدار، محب الوطن اور آنکھ کے لحاظ لے ، آنکھ کی شرم والے سیاستدان تھے۔ ان کو لوگوں نے بہت دھوکے دیئے ، لوگوں نے ساتھ چھوڑا لیکن جب بھی ان کے بس کی بات ہوئی تو انہوں نے کوشش کی کہ پھر سے وہی رابطے قائم ہو سکیں ۔ یہ ان کے خلوص دل اور صاف نیت کا ثبوت تھا۔ ان کے کارناموں میں مارشل لاء کے ہٹ جانے میں بہت رول ہے۔ ان کے کارناموں میں مسلم لیگ کا revive کرنا بھی ایک رول ہے۔ ان کے کارناموں میں جنگ افغانستان میں بھی ایک اہم رول ہے اور ان کے کارناموں میں اوجڑی کیمپ پہ جو reaction ہوا تھا وہ بھی ایک اہم رول ہے۔ یہ مرحوم کی خصوصیات میں ہمیشہ شامل رہیں گے۔ کاش آج یہ دن نہ ہوتا کہ میں ان کی وفات پر کھڑا ہو کر ان کو خراج پیش کرتا۔ کاش آج وہ زندہ ہوتے لیکن وہی ہوتا ہے جو اللہ کو منظور ہوتا ہے ۔ آپ کی مہربانی ۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ! فضل آغا صاحب۔

---

*حکم جناب چیئرمین حذف کیا گیا۔

ایئیر سید محمد تصفل اعا۔ [illegible] جناب چیئرمین [illegible] بسم اللہ الرحمان الرحیم

جناب چیئرمین آج ایک ایسے موقعہ پر کھڑے ہو کے اقبال احمد خان صاحب کی تحریک کی حمایت کر رہا ہوں کہ ہم سے ایک ایسے شخص سے جدا ہونے ہیں جس کو میں سمجھتا ہوں کہ قائداعظم کے بعد جن کو ہم نے دیکھا تو نہیں تھا لیکن ان کی تعریفیں اور پاکستان کے لئے قربانیاں اور جو ساری ہسٹری میں ان کا نام ہے وہ ہم نے سنا تھا لیکن جونیجو صاحب کے ساتھ سات آٹھ سال قریب رہنے سے یوں معلوم ہوا کہ قائداعظم کی شخصیت ' ان کے خواص ' ان کی شخصیت میں نمودار تھے۔ یہ بات میں پورے وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ ان کے جتنے ساتھیوں نے جو باتیں کی ہیں ان سب میں تقریباً" حقیقت ہے۔ جونیجو صاحب کے کارنامے اس ملک کی تاریخ میں' میں سمجھتا ہوں جونیجو صاحب کا نام آئندہ سنہری الفاظ سے لکھا جائے گا اور اس کی وجہ یہی ہے کہ جونیجو صاحب وہ واحد شخصیت تھے جس نے کافی تگ و دو کے بعد مارشل لاء اور ups and downs کے بعد اس ملک کو جمہوریت کی پٹڑی پہ ڈالا جس کی وجہ سے آج تک ہم مارشل لاء سے دور رہے ہیں تو یہ انہی کی مہربانی ہے۔ جونیجو صاحب نے اولین کوشش میں جب وہ نان پارٹی بیسز پر وزیر اعظم بنے تھے تو اس ملک سے مارشل لاء کو اٹھایا۔ اس کے بعد جمہوری حقوق انہوں نے بحال کئے۔ جمہوریت کو پھلنے پھولنے کی انہوں نے عادت ڈالی۔ مخالفین کو ملک میں آنے کی اجازت دی۔ ان کے دعوے ہیں کہ سب سے بڑے جلسے جلوس انہوں نے کئے ہیں۔ انہوں نے ملک میں پورے مخالفین سے برابر کی رواداری رکھی اور ان کو پوری آزادی دی اور انہوں نے پریس کو بھی پوری آزادی دی جس کا تاریخ میں ذکر ضرور ہو گا اور میں سمجھتا ہوں کہ اس سے پہلے' جونیجو صاحب کے دور سے پہلے ' مخالفین کو کبھی اتنی آزادی نہیں ملی تھی۔ انہوں نے سب کو اپنا سمجھا اور پاکستانی سمجھا۔ اس کے باوجود کہ ان کے سیاسی اختلافات تھے۔ انہوں نے بنیادی حقوق پچیس سال کے بعد اس ملک میں مارشل لاء کے دہانے پہنچا کے بحال کئے جو ایک مثال ہے۔ انہوں نے پارٹی کو فعال بنایا۔ جونیجو صاحب سے پہلے پارٹی منتشر اور تتر بتر ہو چکی تھی۔ مسلم لیگ کے اگرچہ کارکن پاکستان میں موجود تھے لیکن ان کا کوئی پرسان حال نہیں تھا۔ جونیجو صاحب واحد شخصیت تھے جنہوں نے مسلم لیگ پارٹی کو بھی فعال بنایا۔ جونیجو صاحب کی یہ بھی خوبی تھی کہ اپنے دور اقتدار میں چاہے وہ چیمبر میں ہوتے تھے' چاہے وہ سیکرٹریٹ میں ہوتے تھے ' چاہے وہ گھر میں ہوتے تھے ' وہ پارٹی کے لوگوں سے بھی اور ملک کے دوسرے عوام سے اور مخالفین سے بھی [illegible] کے دروازے ہمیشہ قوم اور ملک اور پارٹی کے لوگوں کے لئے کھلے رہتے

ـــ ن کی ملاقاتیں ہوتی رہتی تھیں۔ یہی وجہ تھی کہ جونیجو صاحب کی ایک طبیعت اور ذہن بنا تھا کہ وہ ہر معاملے میں چاہے وہ پارٹی کا معاملہ ہے' وہ اتفاق رائے اور consensus لیتے تھے چاہے وہ قومی معاملات ہوں جس طرح گول میز کانفرنس اس کی ایک مثال ہے۔ وہ پوری قوم کو اعتماد میں لیتے تھے اور آپ نے دیکھا کہ جب جنیوا اکارڈ وہ کر رہے تھے' انہوں نے چاروں صوبوں کے دورے بھی کئے' انہوں نے گول میز کانفرنس بھی بلائی۔ انہوں نے تمام ملک کی تمام پارٹیوں کے اکابرین کو بھی بلایا اور بیٹھ کے اتفاق رائے سے ایک فیصلہ انہوں نے کیا اور یہ ایک مثال بھی تاریخ میں یاد رکھی جائے گی کہ وہ روس جیسی طاقت جو ۷۰ سال تک اس آدھی دنیا پہ حکومت کرتی رہی' جونیجو صاحب نے اس کی مخالفت کی۔ اس کے دور حکومت میں اس کی مخالفت کی اور جنیوا اکارڈ پہ دستخط کر کے ان کو وہاں سے باہر نکالا ۔ ان کے دور میں پانچ نکاتی پروگرام شروع ہوا۔ اس سے پہلے پاکستان میں اور دیہی علاقوں میں خصوصاً" بلوچستان میں کچھ بھی نہیں ہوا تھا اور نظر انداز کئے گئے تمام دیہی علاقے ---- لیکن ان کے پانچ نکاتی پرگرام کی وجہ سے آج بھی آپ جا سکتے ہیں اور دیکھ سکتے ہیں کہ ان دیہی علاقوں میں پانچ نکاتی پرگرام کے تحت بہت کچھ ہوا ہے جو میں سمجھتا ہوں کہ ان کو بہت دیر تک یاد رکھا جائے گا اس کے لئے۔ مگر افسوس کی بات یہ ہے کہ جونیجو صاحب نے حق پرستی اور حق دوستی کا ساتھ دیتے ہوئے اوجڑی کیمپ کا معاملہ جب چھیڑا تو وہی اوجڑی کیمپ جو ہے ان کی حکومت کے خاتمے کی وجہ بنا اور ہم میں سے ' پارٹی میں سے بہت سارے لوگ تھے جنہوں نے ان کے خلاف conspiracy کی اور جن کی وجہ سے جونیجو صاحب کی حکومت چلی گئی جو بعد میں عدالت کے ذریعے یہ ثابت بھی ہوا کہ وہ اقدام غیر آئینی تھا' غیر قانونی تھا لیکن مجھے افسوس ہے کہ اس وقت بھی پارٹی کے کچھ لوگوں نے جو آج ہم رو رہے ہیں اور جونیجو صاحب کو یہ ہماری قوم کی خصلت ہے جب زندہ ہوتا ہے تو سب اس پہ کیچڑ پھینکتے ہیں اور جب وہ مر جاتے ہیں تو سب کہتے ہیں کہ جی ان سے بہتر کوئی آدمی نہیں تھا۔ مجھے افسوس ہے اپنے بھائیوں سے بھی اور ان کے سامنے یہ بات کرتے ہوئے کہ جب جونیجو صاحب زندہ تھے اور جونیجو صاحب کو اس کنارے پہ لے جا کر کھڑا کیا گیا تو ہم میں سے ہی لوگ تھے' ہماری پارٹی میں سے ہی لوگ تھے جو جونیجو صاحب کے مخالف تھے اور جونیجو صاحب کی مخالفت میں بول رہے تھے اور آج پھر ہمیں شکر ہے کہ ہسٹری خود کو دہرا رہی ہے ۔ بہت سے لوگ وہی تھے ۔ آج وہ جونیجو صاحب کی اس فلور پہ بیٹھ کے' کھڑے ہو کر تعریف بھی کرتے ہیں اور ان کو یاد بھی کرتے ہیں۔ جونیجو صاحب ایک بہت شفیق' ملنسار' مخلص اور صحیح انسان تھے۔ ہماری اتنی نزدیک قربت جس طرح بہرہ ور سعید صاحب نے فرمایا کہ ہر ایک کو یہ

دعویٰ ہے کہ میں جونیجو صاحب کے بہت قریب تھا۔ اس کی وجہ ہی یہی تھی کہ جونیجو صاحب کا خلوص جو تھا وہ عام تھا' وہ سب ساتھیوں کے لئے تھا۔ مگر میں آپ سے عرض کروں اس فلور پہ کہ اس آٹھ سال کی ہسٹری میں جونیجو صاحب کے امریکہ جانے سے پہلے بھی ہماری ملاقات ایک آدھ کھانے پہ ہوئی لیکن آج تک انہوں نے کبھی پارٹی کے مسئلے میں' کبھی مخالفین کے مسئلے میں کبھی بھی prejudice نہیں کیا۔ جونیجو صاحب کے منہ سے کبھی بھی ہم نے ہلکی پھلکی بات کبھی بھی کسی بھی شخصیت کے بارے میں نہیں سنی۔ وہ بہت ہی معتبر انسان تھے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس قوم کے لئے وہ ایک فرشتہ رحمت تھے خصوصاً" جمہوریت کے لئے ورنہ آپ نے دیکھ لیا ہے کہ جونہی ہم نے جونیجو صاحب پہ مٹی ڈالی اس کے بعد سے قوم حادثات سے اور حوادث سے دو چار ہوئی ہے۔ خدا کرے اس قوم کی راہنمائی کو اور جونیجو صاحب جیسی شخصیات پروردگار عالم ہم میں سے ' اس قوم میں سے ابھارے تا کہ قوم کو صحیح جمہوری طریقے سے چلا سکیں۔ یہ در بدر اور غریب عوام کو صحیح راستہ دکھا سکیں اور پاکستان کو دنیائے عالم میں اور خصوصاً" اسلامی امہ میں آگے لے جا سکیں۔ جناب والا! میں ذاتی طور پہ یہ عرض کروں گا کہ آج اس فلور پہ کھڑے ہو کے میں ذاتی طور پہ ایک مخلص ' محسن' شفیق' مہربان اور ایک استاد سے محروم ہوا ہوں۔ میں ان کے گھر والوں کے اور عزیز و اقارب کے غم میں برابر کا شریک ہوں اور میری دعا ہے کہ خدا ان کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ شکریہ!

جناب چیئرمین۔ شکریہ! جناب مندوخیل صاحب۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ جناب چیئرمین! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے موقع دیا کہ میں جناب محمد خان جونیجو صاحب کی وفات کے حوالے سے اس اجلاس میں تعزیت کہوں اور ان کو خراج عقیدت پیش کروں۔ جناب چیئرمین! جناب جونیجو صاحب کی شخصیت کے متعلق جب ہم بات کر رہے ہیں وہ ایک انفرادی شخصیت کی حیثیت سے نہیں بلکہ جونیجو صاحب ایک سیاسی شخصیت تھے۔ اس لئے ہم جو بات بھی کریں گے ان کی سیاست کے حوالے سے کریں گے۔ ورنہ ایسے انفرادی طور پہ شرافت' نیکی' متانت یہ اپنے طور پہ ایک اہمیت تو اس کی ہے لیکن یہاں جس حوالے سے ہم بات کریں گے وہ ان کی سیاسی شرافت اور ان کی جمہوریت کے حوالے سے ان کی محنت ' ان کے اصول ' ان کی اصول پرستی اس حوالے سے ہم بات کریں گے یہاں ان کی محنت ' ان کی اصول پرستی اس حوالے سے ہم بات کریں گے۔ تو اس میں پھر اگر کچھ ایسے مسائل اٹھتے ہیں تو اس کے بارے میں میرے خیال سے ہم اپنی حد میں بات کریں گے لیکن

حقائق بھی بیان کریں گے۔

جناب چیئرمین۔ آج وہ موقع نہیں ہے۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ جناب صحیح ہے۔ جناب چیئرمین! جناب جونیجو صاحب کی شخصیت، سیاسی شخصیت کی جس حد تک ہمیں علم ہے اور ہم نے خود انہیں دیکھا بھی ہے، ایک جمہوری شخصیت ہے۔ وہ ملک میں جمہوریت لانا چاہتے تھے، جس ماحول میں جونیجو صاحب کو مارشل لاء کے بعد ملک کو آمریت سے جمہوریت کی طرف لے جانے میں جو ذمہ داریاں تھیں اس کے بارے میں بحث ہو سکتی ہے۔ لیکن بہرصورت اس کے اپنے arguments ہیں لیکن بہر صورت جونیجو صاحب نے ایک ایسے عبوری مرحلے میں رول ادا کیا کہ جمہوریت کے طرف سے transitional period میں انہوں نے کام کیا۔ اس بارے میں جو بھی کوئی بات ہو بہرصورت اس میں ان کا رول ہے۔ جناب چیئرمین! خارجی سیاست میں بھی افغانستان میں مداخلت جارحیت کے حوالے سے، ملک کے وزیر اعظم کی حیثیت سے انہوں نے جو پالیسی اختیار کی اور جس کے بارے میں انہوں نے جنیوا کانفرنس چلائی ملک کی پارٹیوں کی کانفرنسز کیں۔ اس میں بھی جو انہوں نے اکارڈ کیا، یہ دو چیزیں، جمہوریت اندرونی طور پر اور خارجہ حوالے سے ملکوں میں non-interference کی پالیسی جب انہوں نے لی۔ جناب جونیجو صاحب ان دو کے حوالے سے انہیں victimise کیا۔ یہ ہے اصل بات، آج ہم ان کو خراج عقیدت پیش کر رہے ہیں لیکن میرے خیال سے ہم اپنی duty پوری نہیں کریں گے اگر ہم یہ حقائق بیان نہ کریں کہ جونیجو صاحب کو آٹھویں ترمیم نے نہ ڈس لیا۔ اور آج جس ماحول میں ہم یہاں بیٹھے ہوئے ہیں، آج بھی وہی دن ہے کہ پھر آٹھویں ترمیم سے ملک کی قومی اسمبلی کو dissolve کر دیا گیا ہے اور ہماری اس پارلیمنٹ میں ہمارے ایسے دوست بیٹھے ہوئے ہیں جن کے بارے میں، میں یہ نہیں کہوں گا کہ وہ کیوں یہاں تشریف لائے ہیں۔ وہ قومی اسمبلی کے ممبرز تھے اور قومی اسمبلی کو تالہ لگا کر خود اس میں مل کر وہ وہاں سے باہر آئے۔ اور یہ اس بات کو اگر ہم یہ کہیں کہ جناب جونیجو صاحب بڑے نیک اور شریف تھے اور اس پر ہم تعزیت کو ختم کریں تو میرے خیال میں ہم تاریخ کے ساتھ، یعنی اپنے آپ کو ساتھ بھی زیادتی کریں گے۔ جناب والا! جونیجو صاحب کو آٹھویں ترمیم نے ڈس لیا اور آج ہمیں آٹھویں ترمیم نے ڈس لیا ہوا ہے۔ آج اس ہاؤس میں کیا پوزیشن ہے، ہم کیوں یہاں بیٹھے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ اس پر کل بحث شروع ہو رہی ہے، مندوخیل صاحب ہر ایک چیز

کا ایک مناسب موقع ہوتا ہے کل آپ کے پاس موقع ہو گا آپ اس پر بھرپور بحث کریں۔ آ میرے خیال میں مناسب نہیں ہے۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ جناب میں عرض کروں گا کہ جناب والا! جونیجو صاحب کے ساتھ ہسٹری کی ' انگریزی میں پتہ نہیں کیا لفظ استعمال ہو گا ' کیا irony ہوئی ہے کہ یہاں لوگ آ کر جونیجو صاحب زندہ باد' یعنی جونیجو صاحب کے پرنسپل زندہ باد' لیکن عملا"، With due respect جونیجو صاحب مردہ باد۔ جونیجو صاحب کی جمہوریت زندہ باد لیکن عملا" ہم آٹھویں ترمیم کی حمایت میں ہیں۔ عملا" ہم اس اصول کے خلاف ہیں جس کو جونیجو صاحب نے سر بلند رکھا جس کے وہ علمبردار تھے۔

جناب چیئرمین۔ کل اس پر بات کر لیں۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ اس لئے جناب والا! میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ آج میں ایک پارلیمنٹ کے ممبر کی حیثیت سے یہ ذمہ داری سمجھتا ہوں کہ جونیجو صاحب کے حوالے سے ہم جو بات کریں گے۔

جناب چیئرمین۔ پارلیمنٹ کے ممبر کی حیثیت سے موقع ہوتا ہے ۔ کل آپ کو پورا موقع اسی لئے دیا جائے گا۔ آپ دل کھول کر بات کریں کوئی نہیں روکے گا۔ آج جو موقع ہے' ہر موقع' ہر ایشو کے لئے نہیں ہوتا۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ میں عرض کروں کہ جناب جونیجو صاحب کی روح آج مضطرب ہو گی کہ میرے بارے میں لوگ بات کر رہے ہیں لیکن انہوں نے جمہوریت کے خلاف کام کیا۔ میرے بارے میں بات کر رہے ہیں لیکن عملا" انہوں نے جنیوا اکارڈ کو sabotage کیا۔ تو یہ باتیں جو ہیں جونیجو صاحب کو بالخصوص ہم خراج عقیدت پیش کرتے ہیں اور ان کے لئے جنت الفردوس میں جگہ کے لئے دعا کرتے ہیں۔ ان کے پسماندگان کو ہم صبرجمیل کی دعا کرتے ہیں۔ لیکن ساتھ ان کو یہ یاد دلاتے ہیں کہ آپ کے ساتھی آپ کا نام لے کر آپ پر حملے بھی کر رہے ہیں اور انہوں نے کیا ہے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ! قاضی حسین احمد صاحب۔

قاضی حسین احمد۔ شکریہ جناب چیئرمین! اس موقع پر جب کہ ہمارے محترم سابق وزیر اعظم جناب محمد خان جونیجو کے بارے میں جو پاکستان کی بانی جماعت پاکستان مسلم لیگ کے صدر بھی تھے' تعزیتی قرارداد پیش کی گئی ہے۔ میں اس بات کو مناسب نہیں سمجھتا کہ جو

ہمارے گزرے ہوئے ساتھی ہیں ان کے بارے میں controversies پیدا کی جائیں اور ان کے بارے میں ایسےموضوع زیر بحث لائے جائیں جن کا ان کی تعزیت کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ تعزیت کے موقع پر ہماری دینی اور اسلامی تعلیمات یہی ہیں کہ ہم گزرنے والے کی خوبیوں کا ذکر کریں اور اللہ تعالی سے دعا ان کی مغفرت چاہیں اور ان کی لغزشوں سے اللہ سے دعا کریں کہ ان کی لغزشوں کو درگزر فرمائے۔ جناب مرحوم محمد خان جونیجو صاحب ایک شرافت کا نمونہ تھے اور انہوں نے ہماری سیاست میں شریفانہ طرز عمل کو رواج دیا۔ انہوں نے ایک ایسے دور میں جبکہ مارشل لاء سے سویلین حکومت کی طرف transition کا دور تھا' ایک بنیادی اور نمایاں کردار ادا کیا اور بہت خوبی سے اپنے اس کردار کو نبھایا۔ ہم ان کے ممنون ہیں اور ان کے اس کردار کی تعریف کرتے ہیں اور ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ مرحوم نے جس طریقے سے مارشل لاء کی بجائے سویلین لائن پر اور ڈیموکریٹک لائن پر اس قوم کو چلایا تھا' ہم اس پر آگے بڑھ سکیں اور اس کو ایک اسلامی جمہوریت میں تبدیل کرسکیں۔ میں ان کو خراج عقیدت پیش کرتا ہوں اور ان کے پسماندگان سے اور ان کے سیاسی وابستگان سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہوں اور میں ان کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمانے شکریہ۔

جناب چیئرمین۔ طارق چوہدری صاحب۔

جناب محمد طارق چوہدری۔ شکریہ جناب چیئرمین'

ظفر آدمی اس کو نہ جانیئے گا خواہ وہ ہو کیسا ہی صاحب فہم و ذکا
جسے عیش میں یاد خدا نہ رہی جسے طیش میں خوف خدا نہ رہا

مرحوم محمد خان جونیجو' میں نے انہیں اقتدار میں بھی دیکھا اور اقتدار سے باہر بھی۔ دونوں صورتوں میں انہیں اپنے عقل و دانش اور اپنے جذبات پر پورا قابو اور عبور حاصل تھا۔ اقتدار میں ہوتے ہوئے اور قومی اسمبلی اور سینٹ میں بہت بھاری اکثریت رکھتے ہوئے بھی مرحوم کی سب سے بڑی خوبی یہ تھی کہ وہ اتفاق رائے کے قائل تھے۔ کبھی بھی انہوں نے اکثریت کی بنیاد پر' جو یقیناً" بہت بھاری اکثریت تھی' عام قوانین یا آئینی ترامیم کو بلڈوز کرنے کی کوشش نہیں کی۔ شروع میں ' جب ابھی وہ اقتدار میں آئے تو آٹھویں ترمیم کا مرحلہ اس وقت در پیش تھا تو سینٹ سے ہم تین چار ممبر تھے جو اسے اپوز کر رہے تھے۔ باوجود اس کے کہ وہ ہمیں نظر انداز کر کے بڑی آسانی کے ساتھ آٹھویں ترمیم پاس کر سکتے تھے لیکن انہوں نے صرف ایک ووٹ کی خاطر بھی دو دفعہ لاہور کا سفر کیا۔ اور اس وقت کے گورنر اور چیف منسٹر سے مدد چاہی

ایک ووٹ حاصل کرنے کے لئے بھی۔ تو وہ یہ چاہتے تھے کہ ہرصورت میں اتفاق رائے پیدا کیا جائے اور consensus کر کے کوئی بھی حکومت جو ہے یا جو بھی تراسیم ہیں وہ قومی اتفاق رائے پیدا کر کے کیا جائے اور اپنی اکثریت کے بل پر فیصلے نہ کیئے جائیں۔ یہ ان کی سب سے بڑی خوبی تھی اور یہی ان کی وہ خوبی جس کی وجہ سے اگرچہ جب وہ اقتدار میں تھے تو میں نے ان کی اپوزیشن کی لیکن جب ان کا اقتدار چھینا گیا اور وہ اقتدار سے محروم ہوئے تو اس کی بعد میری ان کے ساتھ ایک وضع دارانہ دوستی شروع ہوئی۔ وہ نہایت خوبیوں کے مالک' بہت نیک دل اور شریف النفس آدمی تھے۔ میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ انہیں اپنے بہت ہی قریب جگہ عطا فرمائے۔ شکریہ!

سید مزمل شاہ۔ شکریہ جناب چیئرمین! جناب اقبال احمد خان صاحب نے جو قرارداد اس ہاؤس میں پیش کی ہے' یہ سب کی طرف سے متفقہ قرارداد ہے۔ اس ہاؤس کی طرف سے نہیں بلکہ یہ پوری پاکستانی قوم کی طرف سے غیر متنازعہ قرارداد ہے۔ جناب والا! جناب محمد خان جونیجو کی جتنی زندگی گزری اور جس حد تک میں اس سے واقف ہوں جو اس کے متعلق اپنے دوستوں کے خیالات سنے ان کی زندگی کے متعلق جو جرائد اور اخبارات سے محسوس ہوا وہ جناب والا! میں تو کیا میرے خیال میں جتنی کسی کے دل میں جناب محمد خان جونیجو کی عزت اور احترام ہے اس کی اس زندگی کو جو انسانی لحاظ سے بھی ہے جو سیاسی لحاظ سے بھی مکمل تھی ' ان کو خراج تحسین کہنے کیلئے شاید کسی کے پاس وہ الفاظ نہ ہوں جتنی اس کے دل میں اس شخص کی قدر و منزلت ہے۔

جناب چیئرمین! وہ ایک اچھے' سچے' با وفا قوم کے لیڈر اور سیاست دان تھے۔ میرے محترم قائداعظم محمد علی جناب کے بڑے اچھے پیروکار تھے اورمسلم لیگ سے انہیں بے حد محبت تھی اور وہ پہلے آدمی تھے قائد اعظم کے بعد جنہوں نے مسلم لیگ کے کارکنوں کے ہاتھ پر دست شفقت رکھا۔ جناب چیئرمین! اس ہاؤس کو بلکہ پوری عوام کو اس بات کی خوشی ہوتی کہ ہمارے محترم اقبال احمد خان صاحب جو بہت ان کے قریب ہیں اور ہمارے سب کےلئے وہ قابل عزت ہیں' ہم ان کی اب بھی عزت کرتے ہیں اور کرتے رہیں گے اگر وہ یہ بھی اپنی قرارداد میں کہہ دیتے کہ وہ کونسا قضیہ ہوا تھا کہ قوم کے اس عظیم راہنما کو جس کے متعلق سبھی کہتے ہیں کہ اس جیسا کوئی دوسرا نہیں۔ کن حالات میں باہر نکالا گیا تھا تو شاید قوم کو اس بات پر خوشی ہوتی۔ جناب چیئرمین! میرے دوست فصیح اقبال صاحت نے کچھ یہاں پر بات کی ہے مغلیہ خاندان کے

سلسلے میں' میں نے نہیں سمجھا کہ ان کی اس بات سے کیا مراد تھی۔ اگر ان کی مراد یہ ہے کہ اسلام کے عہد رفتہ میں اگر کچھ نام ہے۔ کچھ شناخت ہے تو وہ یقیناً" خاندان مغلیہ کی ہے یا محمد بن قاسم کی ہے۔ اگر ان کا یہ خیال تھا تو میں ان کی اس بات کے ساتھ تائید کرتا ہوں۔ تو اس کے ساتھ ہی جناب والا! میں مشکور ہوں آپ کا' سارے دوستوں کا' ہم انشاء اللہ تعالیٰ' ہمیں چاہیئے کہ جس طرح وہ مسلم لیگ کو اکٹھا دیکھنا چاہتے تھے آج بھی اگر ان سے کسی کو ہمدردی ہے تو وہ مسلم لیگ کو اکٹھا رکھنے کو کوشش کریں تب ہی یہ مسلم لیگ اس قوم کیلئے کوئی خدمت کر سکتی ہے۔ اور ہمیں یہی توقعات ہیں ان کے دوستوں سے کہ وہ ایسا کر کے دکھائیں گے۔ جناب والا! ہم یہی کہہ سکتے ہیں اب ان کو کہ اللہ تبارک و تعالیٰ انہیں اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا کرے اور جو وہ کرتے تھے اگر کوئی قربت کا دعویٰ کرتا ہے تو ان کو خدا وہ عادات دے جو محمد خان جونیجو کی تھیں۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ جی' پیر برکات صاحب' وزیر آخر میں ہونگے جی۔ سب کو جی آپ بہت سارے ہیں۔ آپ کی طرف سے عبداللہ شاہ صاحب بول چکے ہیں

you will come as aMinister.

سید برکات احمد ۔ جو قرارداد محمد خان جونیجو صاحب مرحوم کے متعلق پیش کی گئی ہے' اس سے میں اتفاق کرتے ہوئے صرف یہ چند الفاظ کہنا چاہوں گا کہ جونیجو مرحوم ایک عظیم انسان تھے۔ میرا ان سے 1982 سے رابطہ ہے جب مسلم لیگ اور جمعیت علماء پاکستان نے ایک مشترکہ کمیٹی قائم کی تھی۔ وہ قیام پاکستان میں جمعیت کے رول کے معترف تھے۔ اور اس لحاظ سے ان کی ہمدردیاں بھی ہمارے ساتھ رہیں۔ وہ ایک شریف النفس انسان تھے اور سیاست میں بھی انہوں نے اسی شرافت کو ملحوظ خاطر رکھا۔ ان کی شخصیت کی وجہ سے مسلم لیگ متحد رہی اور آخر میں' میں یہی دعا کروں گا کہ جو کچھ وہ پاکستان کے لئے چاہتے تھے اللہ تبارک و تعالیٰ پاکستان کو اسی حالت میں رکھے۔ ہم کو متحد رکھے اور ہمیں ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ان کے عزیز و اقارب کو اللہ تبارک و تعالیٰ اس حادثہ کے برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان کو آخرت میں مقام محمود پر پہنچانے کی عزت بخشے۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ! جی راجہ افضل صاحب۔

راجہ محمد افضل خان۔ جناب والا! آج میں نہایت ہو دکھ اور الم کے ساتھ اس قرارداد میں شریک ہونے کی جسارت کر رہا ہو۔ جہاں تک محمد خان جونیجو صاحب کی ذات کا تعلق ہے ۔

بے شک شرافت، دیانت کا مجسمہ تھے اور نہایت ہی منجھے ہوئے سیاست دان تھے۔ ان ۔ کارنامے جو سیاسی ہیں وہ پوری قوم کے سامنے ہیں۔ جنیوا اکارڈ ہے۔ مارشل لاء کی lifting ہے اور جو عوام کی فلاح و بہبود کا پانچ نکاتی پروگرام ہے، بے شک قابل تحسین ہے۔ لیکن ایک بات آج میں یہاں دکھ سے عرض کر رہا ہوں کہ آج محمد خان جونیجو صاحب کی روح جو ہے اس بات پر ضرور تڑپ اٹھی ہو گی [XXXXXXXXXXXXXX]۔

جناب چیئرمین۔ یہ موقع آج نہیں ہے۔

راجہ محمد افضل خان۔ آج ان کے نام لیوا جو ان کے نام پر مسلم لیگ بنا رہے ہیں، [XXXXXXXXXXXXXXX] میرا خیال ہے آج ان کو اس بات پر بڑا دکھ ہوا ہو گا۔ میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کو کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے۔

جناب چیئرمین۔ ظفرا لحق صاحب، یہ کل موقع آئے گا کل اس پر بات تفصیل سے کریں گے۔ جی۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم

(مداخلت)

راجہ محمد افضل خان۔ جناب یہ ایک طریقے سے کوئی---- میں تو آپ کے حکم کی تعمیل کرونگا لیکن اس پر کوئی ایسی بات آجائے کہ یہ --------

جناب چیئرمین۔ جی یہ تعزیتی ریزولوشن ہے جی۔ کل جب آپ اس پر بات کریں گے پھر دیکھ لیں گے۔

راجہ محمد افضل خان۔ مجھے افسوس ہے کہ اقبال احمد خان کم ازکم یہ قرارداد move نہ کرتے۔

جناب چیئرمین۔ جناب راجہ ظفرا لحق صاحب۔

جناب اقبال احمد خان۔ میں خاموشی سے ساری تقریر سن رہا ہوں اسلئے کہ یہ تعزیتی قرار داد ہے میرے قائد کی ۔ جن کے ساتھ بہت سے لوگوں نے زندگی میں بغاوت کی اور آج سے چند دن پہلے بھی بغاوت کی۔ اس لئے میں آپ سے استدعا کروں گا کہ اس controversy کو کسی اور دن پر رکھیں اور میری استدعا ہے کہ اس قرارداد کے موقع پر اپنی

بحکم جناب چیئرمین حذف کیئے گئے۔

سیاسی دشمنیوں کا اظہار نہ کریں۔ہم بھی منہ میں زبان رکھتے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ بالکل صحیح۔ جی جناب راجہ ظفر الحق صاحب۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب چیئرمین صاحب ! میں تعزیتی قرار داد کی حمایت کرتا ہوں۔ محمد خان جونیجو صاحب کی وفات کے بعد جس قدر ایک یونیورسل اور ہمہ جہت ان کے لئے تعزیت ہوئی' افسوس کا اظہار ہوا' اس سے ایک بات واضح ہو گئی کہ انہوں نے اپنی زندگی نہایت اصول پرستی سے گزاری اور دیانتداری اور شرافت جس کے بارے میں عام تاثر یہ ہے کہ ہماری سیاست کی کہ یہ کوئی جنس نایاب ہو گئی ہے۔ اس کی ہر شخص نے قدر کی ۔ یہ بڑی خوش آئند بات ہے اور جوں جوں وقت گزرتا جا رہا ہے اس بات کا احساس شدت سے کیا جا رہا ہے کہ یہ دو صفات قومی سیاسی قیادت میں کم ہوتی جا رہی ہیں۔ محمد خان جونیجو صاحب بہت خوش اخلاق اور نرم گفتار انسان تھے لیکن داخلی طور پر اس قدر مضبوط کہ بہت سارے ایسے معاملات آئے جن میں انہوں نے انتہائی استقامت کا ثبوت دیا ۔ اپنے دور وزارت عظمٰی میں انہوں نے سارک کے سربراہی اجلاس میں شرکت کی۔ وہ اجلاس ایک ایسے وقت میں ہو رہا تھا جبکہ بھارت نے سری لنکا کے اندر ایک خلفشار کی پہلے کیفیت پیدا کی اور پھر اس کے بعد سری لنکا کو مجبور کیا کہ وہ بھارتی فوج کو وہاں قبول کرے اور وہاں فوج بھیجی گئی۔ اور اس سربراہی اجلاس میں ایک قرارداد بھارت نے بڑی لابنگ کے بعد پیش کی کہ بھارت کے اس اقدام کو کہ ایک پڑوسی ملک کے اندر لاء اینڈ آرڈر کو دوبارہ قائم کرنے کے لئے بھارت جو فوج وہاں بھیج رہا ہے یا بھیجی ہوئی ہے' اس کی تائید کی جائے۔ اس کی تعریف کی جائے لیکن جیسا کہ آپ کو علم ہے کہ وہاں سارک کے اندر کوئی قرارداد بغیر اتفاق رائے سے پاس نہیں ہو سکتی اور باقی چھ ممالک اس بات پر پریشر کی وجہ سے اتفاق کر گئے ۔ صرف ایک محمد خان جونیجو اس بات پر اڑے رہے کہ یہ بات خلاف اصول ہے۔ اگر آج اس بات کی تعریف کی جاتی ہے اور بھارت کو سراہا جاتا ہے کہ اس نے سری لنکا کے اندر اپنی فوج بھیجی ہے تو کل یہ آس پاس کے دوسرے ممالک میں بھی یہ کیفیت پیدا کرنے کے بعد امن امان قائم کرنے کے بہانے اپنی فوجیں وہاں دوبارہ بھیج سکتا ہے۔ ہم اس اصول کو قطعاً" قبول کرنے کو تیار نہیں اور ڈیڑھ دن اسی بات پر صرف ہوا کہ باقی لوگ محمد خان جونیجو کو مناتے رہے لیکن محمد خان جونیجو اس پر اڑے رہے۔ جب یہ قرارداد ڈراپ ہو گئی تو پھر باقی لوگ جو دنیا کا قاعدہ ہے' دوبارہ ان کے پاس آئے اور ان کو کہا کہ اگر آپ

اس پر مضبوطی سے قائم نہ رہتے تو واقعی بہت بڑا خطرناک راستہ کھل سکتا تھا جس سے کوئی بھی بھارت کا پڑوسی ملک محفوظ نہیں رہ سکتا تھا۔ اسی طریقے سے جب وہ بطور وزیراعظم امریکہ کے دورے پر گئے تو اس سے پہلے pre-summit میٹنگز ہوئیں۔ تاثر یہ ملا کہ افغانستان کے مسئلے کے حل ہو جانے کے بعد اب امریکہ کی دلچسپی بوجوہ پاکستان کے اندر کم ہو گئی اور پاکستان کو جو امداد دی جاتی تھی، مختلف قسم کی اقتصادی اور فوجی، اس میں بھی کمی ہو گی۔ وہاں محمد خان جونیجو نے جو بظاہر تلخ بات کرنے کے عادی نہیں تھے، امریکہ کے صدر سے یہ کہا اور دو ٹوک الفاظ میں کہا کہ اگر پاکستان کے اندر مارشل لاء ہوتے ہوئے امریکہ اپنی بھرپور امداد دیتا رہا اور آج ایک منتخب حکومت کے سر براہ کے ہوتے ہوئے اگر اس میں ایک پینی کی بھی کمی کی جاتی ہے تو یہ تاریخ میں بات رہے گی کہ امریکہ کا کوئی اصول نہیں ہے۔ اس بات کا ایسا شدید اثر ہوا کہ تمام وہ امداد جو پہلے دی جاتی تھی وہ بحال رہی اور امریکہ یہ جرأت نہ کر سکا کہ اس دلیل کے آگے وہ ان کے ساتھ اختلاف کر سکتا۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں مختلف اوقات میں یہ موقع دیا کہ وہ صوبائی کابینہ میں بھی رہے، مرکزی کابینہ میں بھی رہے مختلف ادوار میں اور پھر وزارت عظمیٰ میں بھی رہے۔ لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ اس کلاس سے تعلق رکھتے تھے جو آج نظر نہیں آتی۔ ہم اپنے تھوڑے تھوڑے ذاتی مفادات کی خاطر بہت بڑے بڑے اصول قربان کر دیتے ہیں۔ اکثر یہ دیکھا گیا ہے کہ آج کچھ لوگ دوسروں کو طعنہ دیتے ہیں کہ آپ ایسی غیر جمہوری حرکات کر رہے ہیں، ایسی بے اصولی کر رہے ہیں، آزادی کے خلاف قدغن کی بات کر رہے ہیں۔ لیکن آپ دیکھتے ہیں کہ جب انہیں موقع ملتا ہے تو پھر وہ سارے اصول و قواعد بھول جاتے ہیں۔ یہ دو رخی ہماری ملکی سیاست کی محمد خان جونیجو میں نہیں تھی اور اس کی سب سے بڑی ضرورت ہے اور لوگ ان کے ساتھ تعلق کا اظہار کرتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں ان پر دوہری ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ اس کے اصولوں کو قائم رکھیں۔ اس کا نام تو زندہ رہے گا لیکن پاکستان کی سیاست اس کی ضرورت کو بھی ہمیشہ محسوس کرتی رہے گی۔ شکریہ!

جناب چیئرمین۔ شکریہ ڈاکٹر ریحان صاحب۔

حافظ حسین احمد۔ پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب پوائنٹ آف آرڈر۔

حافظ حسین احمد۔ جناب چیئرمین صاحب! میں معذرت خواہ ہوں لیکن اس دروازے

سے نکلتے ہی باہر ایک بورڈ آویزاں ہے جس پر لکھا ہوا ہے کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آرٹیکل ۹۱ کے تحت وزراء اور وزراء مملکت قومی اسمبلی کے سامنے جواب دہ ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس ایوان کے سامنے یہ بورڈ لگانا سینٹ کی توہین نہیں ۔ قومی اسمبلی تو توڑی جا چکی ہے اور یہ کس نے لگایا ہے اور کس کی اجازت سے لگایا ہے' اس کو ہٹایا جائے۔

جناب چیئرمین۔ اس کو ہٹایا جائے گا۔ یہ دیکھ لیں جی کس نے لگایا ہے۔ جی جناب ڈاکٹر ریحان صاحب۔

ڈاکٹر محمد ریحان۔ بسم اللہ الرحمن ا لرحیم۔ جناب چیئرمین صاحب! محمد خان جونیجو صاحب کی وفات کے بارے میں تعزیتی قرارداد پیش کی گئی ہے اور اس کے متعلق ہماری پارٹی کی طرف سے ہمارے بھائی جناب شہزاد گل صاحب نے بھی اپنے خیالات اور جذبات کا اظہار کیا جس سے ہم حرف بحرف متفق ہیں' جناب۔ اور اس کے علاوہ بھی جو ان کی شخصیت اور ان کے سیاسی کارناموں پر روشنی ڈالی گئی وہ یقیناً" بالکل درست ہے۔ جناب والا! محمد خان جونیجو صاحب کی وفات سے ایک دو ہفتے پہلے اس ملک کی ایک اور نامور شخصیت وفات پا گئے جس کے جنازے میں ملک کے عوام کے علاوہ نامور شخصیات' جس میں پارلیمنٹ کے ممبران' وزراء' صوبائی اسمبلیوں کے ممبران نے شرکت کی' اس کے گھر پر تعزیت کے لئے گئے' اس کے مزار پر حاضری دی۔ وہ شخصیت جس نے نہایت تنگدستی اور کسمپرسی کی حالت میں ہر آمر کو للکارا تھا اور جس نے ساری زندگی جدوجہد میں گزاری تھی۔ جناب والا! وہ تھے تو شاعر لیکن ملک میں تو ہمارے لاکھوں شاعر موجود ہیں لیکن ایسا شاعر صدیوں میں کبھی کبھار پیدا ہوتا ہے۔ جس نے نہ صرف اشعار کہے بلکہ اشعار کے لئے عملی میدان میں کود کر انہوں نے جدوجہد کی تھی۔ جناب والا! یہ ایوان بالا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ ملک کی ایسی بالا شخصیات کا ذکر کرنا بھی بہت ضروری ہے اس کے لئے بھی اس ہاؤس میں فاتحہ خوانی ہونی چاہیئے اور قرارداد اس کے پسماندگان کو بھیجی جانی چاہیئے ۔ جناب وہ کون تھے' وہ آپ سب جانتے ہیں۔ وہ تھے جناب مرحوم حبیب جالب صاحب جو کہ ملک کے تیرہ کروڑ عوام کے دلوں میں آج بھی زندہ ہیں اور انشاء اللہ جب تک چاند اور سورج رہے گا وہ ہمیشہ زندہ رہیں گے۔ شکریہ!

جناب چیئرمین۔ شکریہ جی خواجہ آصف صاحب۔ میں نے بھیجا ہے' وہ جواب دیں گے۔

حافظ حسین احمد۔ اگر یہ جواب دہ نہیں ہیں تو سارے وزراء کیوں بیٹھے ہوئے ہیں؟ جناب اس کو اس وقت ہٹا لیں ۔ ہم اس وقت تک اس میں حصہ نہیں لیں گے۔

جناب چیئرمین۔ بالکل جواب دہ ہیں جی' اس میں کوئی شک نہیں ہے۔ اس میں کوئی شک شبہ نہیں ہے۔ اگر اس میں صرف ایک آدمی کی رائے ہے۔

حافظ حسین احمد۔ یہ سیکورٹی ہے آپ کے پارلیمنٹ ہاؤس کی۔

جناب چیئرمین۔ حافظ صاحب اگر ایک آدمی کی یہ رائے ہے۔ یا چند آدمیوں کی یہ رائے ہے تو اس سے قانون یا آئین نہیں بنتا۔

حافظ حسین احمد۔ جناب میں پارلیمنٹ ہاؤس کی بات کر رہا ہوں۔

جناب چیئرمین۔ تو میں کہہ رہا ہوں کہ یہ کسی آدمی کی رائے ہو گی ہماری رائے تو نہیں ہے' نہ آپ کی ہے' نہ قوم کی ہے' نہ آئین کی ہے۔

جی جناب خواجہ آصف صاحب۔ پلیز پہلے اسے ختم کر لیں۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ جناب والا! پہلے اس حوالے سے بات کرتے ہیں کہ کسی کی رائے ہے۔ باہر ایجیٹیشن کرے لیکن پارلیمنٹ میں اندر آ کر یہ جناب والا! ان کو اجازت نہیں دیں گے۔

جناب چیئرمین۔ میں نے پتا کروایا ہے کہ کس نے بورڈ لگوایا ہے' اس کو ہٹا دیں گے۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ جناب والا! جو عمل جاری ہے وہ عمل یہ ہے----

جناب چیئرمین۔ دیکھیں۔ کسی کے بورڈ لگنے سے قانون نہیں بدلتا' آئین نہیں بدلتا' آپ کیوں پریشان ہو رہے ہیں؟ بورڈ ہے وہ بورڈ نکال لیں گے۔ جی جناب خواجہ آصف صاحب۔

خواجہ محمد آصف۔ شکریہ جناب چیئرمین! جناب میں اس تعزیتی قرارداد کی جو سابق وزیر اعظم محمد خان جونیجو کی وفات پر پیش کی گئی ہے' تائید کرتا ہوں۔ جناب محمد خان جونیجو ایک عظیم انسان تھے' ایک عظیم قائد تھے۔ انہوں نے سیاست میں جو روایات مرتب کیں وہ ہم سب کے لئے باعث تقلید ہیں۔ جیسا کہ پہلے بھی ذکر ہو چکا ہے کہ انہوں نے اس ملک میں سیاست اور جمہوریت کی اپنے اقتدار میں جو خدمت کی وہ ان سے پہلے آنے والے کسی کے حکمران کے حصہ میں نہ آئی۔ انہوں نے پریس کو آزاد کیا' بنیادی حقوق جو کئی سالوں سے سلب ہونے

تھے عوام کو ان کو واپس دلایا' ایمر جنسی ختم کی' ملک میں مارشل لاء کا خاتمہ کروایا اور ملک میں سیاسی جماعتیں بحال کروائیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ جتنی خدمت آنے والی نسلوں کی سیاست کے لحاظ سے انہوں نے کی شاید ہی کوئی اور لیڈر کر سکتا ہے۔ میری دعا ہے کہ بالخصوص ہم مسلم لیگیوں کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی اللہ میاں توفیق فرمائے اور بالعموم تمام سیاست دانوں کو ان کی روایات کی پاسداری کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ انہیں جنت الفردوس میں جگہ دے۔ بہت شکریہ!

جناب چیئرمین۔ جناب اعجاز علی خان جتوئی صاحب۔

سید فصیح اقبال۔ پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب والا! میں ابھی لفٹ میں دیکھ کر آیا ہوں ۔ اس میں توہین ہوتی ہے پارلیمنٹ کے ایک ایوان کی ۔ اس پر لکھا ہوا ہے کہ وزراء مملکت اور وزیر صرف قومی اسمبلی کے سامنے جواب دہ ہوں گے۔ یہ خلاف قانون ہے اور سینٹ کی توہین ہے۔

جناب چیئرمین۔ فصیح اقبال صاحب یہ پوائنٹ آف آرڈر ہو گیا ہے اور یہ بورڈ ہٹ جائے گا۔ میں نے کہہ دیا ہے اس کو repeat نہ کریں۔ براہ مہربانی تشریف رکھیں۔ یہ بات ہو گئی ہے۔ آج تعزیتی قرارداد پر بات ہو رہی ہے۔ جی جناب اعجاز جتوئی صاحب۔

سید فصیح اقبال ۔ یہ جملے بازی پھر کل سے شروع ہو گی زور دار۔

جناب چیئرمین۔ جی کل سے۔ اعجاز جتوئی صاحب ۔

اعجاز علی خان جتوئی۔ جناب جونیجو مرحوم ہمارے ملک کی تاریخ میں اس تاریخی موڑ پر جبکہ اس ملک میں نو سال تقریباً" Dictator جنرل کی حکمرانی قائم تھی اس وقت مشکل حالات میں ایک non-party basis کے الیکشن جس نے اس قوم کو تقسیم در تقسیم کر دیا۔ ایسے سنگین حالات میں ان کو اقتدار ملا۔ انہوں نے نہایت ہی خوش اسلوبی کے ساتھ میاں پر اپنا رول ادا کیا۔

جناب چیئرمین! ان کی جو چیدہ چیدہ باتیں تھیں جنیوا اکارڈ اور افغان ایشو کے اوپر consensus evolve کرانے کے لئے All Parties Conference اور کئی چیزیں قابل تعریف بھی تھیں۔ گو کہ اس وقت کے ہاؤس میں ہم' جیسے میرے دوست طارق چوہدری صاحب نے کہا کہ دو تین ارکان' اپوزیشن کا کردار ادا کرتے تھے گو کہ ideologically ہمارے اور ان کے ideologies مختلف تھیں لیکن باوجود اس کے کہ انہوں نے ہمیشہ خواہ وہ اوجڑی کیمپ

incident ہو اس میں بھی تین دن تک مسلسل یہاں آپ کو یاد ہو گا جناب چیئرمین کہ پارلیمنٹ کا مشترکہ اجلاس بلوا کر اس میں بحث کروائی۔ کسی بھی طرح سے کسی فیصلے کو بھی بلڈوز کرنے کی کوشش نہیں کی ۔ میں سمجھتا ہوں اس ناطے سے ان کا نام سیاسی تاریخ میں ہمیشہ یاد رہے گا۔ اس وجہ سے کہ جن حالات میں جس dictator نے یہاں پر de-stablize اور de-politicize کیا معاشرے کو اس ملک کو اور اسکے اداروں کو تہس نہس کیا تھا' اس وقت انہوں نے جن حالات میں یہاں اقتدار سنبھالا ' میں سمجھتا ہوں کہ ان کی وہ قابل تعریف کوشش تھی۔

جناب چیئرمین ! ہم آج اس ہاؤس میں جتنی سیاسی جماعتیں ہیں جب اقبال احمد خان صاحب کی طرف سے یہ تجویز آئی تو ہم نے اس کو فوری طور پر welcome کیا۔ ہم سب اس موشن میں ان کے ساتھ ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ پوری قوم ہاؤس کے اس consensus کے ساتھ ہے۔ ہم دعا گو ہیں۔ آج یہاں ایسا موقع ہے کہ زیادہ لمبی چوڑی تقریریں نہیں کرنا چاہئے لیکن یہ بات میں ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں کہ جب وہ اسمبلی ٹوٹی تھی' اس وقت وہی دو تین ارکان تھے جنہوں نے یہاں پر قرارداد لائی تھی۔ condemnation کی بھی اور میں سمجھتا ہوں کہ ہم آج بھی اپنے موقف پر قائم ہیں اور دعا گو ہیں اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائیں۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین۔ فدا محمد خان صاحب اب ذرا بہت ہی مختصر ہو جائے جی تو بہتر ہے۔ جی۔

جناب فدا محمد خان۔ جناب چیئرمین صاحب ! میں نے بہت غور سے یہ تقریریں سنیں اور میرا ارادہ بھی نہیں تھا لیکن میں محسوس کرتا ہوں *[XXXXXXXXXXXXXX] جنہوں نے یہ قرار داد پیش کی ہے کاش وہ نہ کرتے کوئی اور کرتا۔ چونکہ یہ اقبال صاحب تھے جنہوں نے یہ قرارداد پیش کی تھی کہ آٹھویں ترمیم کو persue کیا جائے اور کل جس تلوار سے جونیجو صاحب کو ذبح کیا گیا تھا آج وہی تلوار ہے جس سے موجودہ گورنمنٹ ذبح کی گئی ہے اور اس کو جرم کھائے *[XXXXXXXXXX] قبول کیا ہے ۔ تو میں اس کی greatness کو اس سے زیادہ کیا کہوں کہ جن کی تلوار سے وہ ذبح ہوئے ہیں آج ان کے لئے مداح خواں ہیں اوراس کی greatness اس سے عیاں ہے۔ وہ ہمیشہ زندہ رہیں گے۔ ہم ہوں گے یا نہیں ہوں گے لیکن جونیجو صاحب پاکستان کی تاریخ میں رہے گا۔ بہت لوگ کوشش کریں گے کہ وہ اس کو

* بحکم چیئرمین حذف کئے گئے۔

مٹائیں، مٹا نہیں سکیں گے۔ آج میرا ملک بڑے خطرناک دور سے گزر رہا ہے۔ یہ وہ دور ہے جب اس سے پہلے جگتو فرنٹ بکتے رہے۔ یہ وہ دور ہے جب مسلم لیگ کو پارہ پارہ کیا گیا تھا جس نے پاکستان کو بنایا اور اس وقت ایک بیوروکریٹ صدر تھا یا گورنر جنرل تھا اور آج دوسرا بیوروکریٹ مسلم لیگ کو جس نے پاکستان بنایا ہے اس کو کالعدم کرنے کی کوشش کرتے ہیں تو میں اپنے معروف لیڈر جو میں دعوے سے کہہ سکتا ہوں کہ جس کے لئے میں نے بھی قربانی کی ہے۔ اور مجھے بھی انہوں نے نوازا ہے ' میں محسوس کرتا تھا اور میرے، دل میں زبردست یہ خلش تھی کہ میں کم از کم اس کی روح کو آرام سے اپنی جگہ پر رہنے دیتا لیکن *|XXXXXXXXXX| شکر ہے کہ انہوں نے کوئی تقریر نہیں کی لیکن ان *|XXXXXXXX| پر تو ان کے بڑے احسانات تھے۔ ان کے ساتھ تو بہت دوستی تھی۔ یہ تو دعویٰ کرتے ہیں کہ بغیر ہمارے وہ جی نہیں سکتا تھا لیکن آج حالت یہ ہے کہ اس تلوار سے جس سے اس کو ذبح کیا گیا تھا' آج اسی تلوار کا انہوں نے قسم اٹھا کر عہدہ قبول کیا ہے' یہ ہی میری آپ سے گزارشات تھیں۔

جناب چیئرمین۔ جناب اعجاز جتوئی صاحب۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی۔ جناب چیئرمین صاحب ! ہم نے بڑی کوشش کی ہے کہ ہم کسی controversial issue کو آگے نہیں لائیں گے۔ اس طرح سے باتیں ہم بھی کر سکتے ہیں پھر یہ معاملہ آگے چلا جائے گا۔ یہ ہاؤس کی روایات ہیں۔

جناب چیئرمین۔ میں آپ سے اتفاق کرتا ہوں کہ ایسی بات نہیں کرنی چاہئے جس کی سیاسی نوعیت ہو۔ جناب حامد ناصر چھٹہ صاحب۔

Mr. Hamid Nasir Chatta: Either the whole speech of the Honourable Senator be expunged or we may be given the right to speak on a point.....

Mr. Chai : I think you have the right tomorrow.

کل آپ بات کر لیں۔

Mr. Hamid Nasir Chatta: Sir, we cannot respond tomorrow to what has been said today

بحکم جناب چیئرمین حذف کئے گئے۔

Mr. Chairman: That part of the speech, which pertains to Mr. Iqbal Ahmad Khan,

اس کو حذف کیا جاتا ہے۔

باقی کل آپ کے پاس موقع ہو گا اس پر تفصیل سے بات کر لیں۔ جی جناب حاجی نور شیر صاحب۔

ملک نور شیر خان۔ آج جو محمد خان جونیجو کے بارے میں ایک قرارداد ' جو محمد اقبال خان نے پیش کی ہے' اس کی میں تائید کرتا ہوں۔ اور ساتھ دعا کرتا ہوں کہ خدا وندا تعالیٰ اس کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے ۔ اور لواحقین کو صبر کی توفیق عطا فرمائے ' آمین۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ۔ جناب ذکی الدین پال صاحب۔

جناب ذکی الدین پال۔ جو باتیں پہلے کی جا چکی ہیں میں ان کو نہیں دہراؤں گا۔ اور جن جذبات کا جونیجو صاحب کے متعلق اظہار کیا جا چکا ہے میں بھی ان جذبات کے ساتھ اپنے آپ کو associate کرتا ہوں۔ میرا ان کے ساتھ تعارف اس وقت ہوا تھا جب 1960 کے دورے میں صوبہ مغربی پاکستان کے ریلوے وزیر تھے اور اس وقت سے لے کر تادم مرگ ان کے ساتھ دوستانہ مراسم قائم رہے ۔ وہ نہایت ہی تحمل مزاج اور ایک balanced شخصیت کے مالک تھے اور میں جو بات کہنے کے لئے اٹھا ہوں' وہ یہ ہے کہ یہی تحمل' بردباری اور متوازن ذہن کی وجہ سے انہوں نے مسلم لیگ میں دھڑے بازی نہیں ہونے دی۔ اگر آج وہ زندہ ہوتے تو یہ بات لکھی نہ ہوتی۔ مسلم لیگ جماعت میں دھڑے بازی نہ ہوتی۔ کئی مواقع ایسے آئے ' اختلافات موجود تھے۔ جیسا کہ سب لوگوں کو معلوم ہے۔ انہوں نے اختلافات کو حدود کے اندر رکھا اور کبھی حدود سے تجاوز نہیں کیا۔ آج وہ دوست جو یہاں موجود ہیں وہ ایسی بات نہ کر سکے جو محمد خان جونیجو کے مزاج کے خلاف تھی اور مسلم لیگ اکٹھی رہی اور ایک جماعت کی طرح زندہ رہی۔ مجھے امید ہے کہ اب بھی اس جماعت میں جو دھڑے بندی ہے جو انتشار ہے وہ دور ہو جائے گا اور ہم انشاء اللہ ایک دھڑے کی طرح کام کریں گے۔ باقی میں ان باتوں میں نہیں جاتا کہ انہوں نے کیا کیا کارنامے انجام دیئے ۔ ان کے کارنامے بے شمار ہیں۔ اگر ہر کارنامے کو گنا جائے تو اس پر کتنی لمبی تقریر ہو سکتی ہے اور وہ انشاء اللہ ان کارناموں کی وجہ سے زندہ رہیں گے اور ملک میں ان کا نام باقی رہے گا۔ جو باتیں فدا محمد صاحب نے کہی ہیں ان میں سے بیشتر باتیں درست ہیں۔ میں اس بحث میں نہیں پڑنا چاہتا۔ میں ان کے جذبات سے اپنے آپ کو associate کرتا ہوں۔

میں repetition نہیں چاہتا۔ مگر جو حقائق ہیں وہ ریکارڈ پر آنے چاہئیں۔ اس لئے میں فدا محمد خان کی تائید کرتا ہوں اور ان باتوں کی بھی تائید کرتا ہوں جو انہوں نے کی ہیں۔

جناب چیئرمین۔ اقبال احمد خان پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب اقبال احمد خان۔ میری استدعا ہوگی کہ ساری چیزیں ریکارڈ پر آنی چاہئیں اور ہمیں بھی لوگوں کو expose کرنے کا موقع ملنا چاہیے۔

جناب چیئرمین۔ کل آپ کو موقع ہو گا اس پر بات ہوگی ۔ آپکی بات بالکل درست ہے ۔ تعزیت کے موقع پر ایسا نہیں ہونا چاہیے ۔

جناب اقبال احمد خان ۔ مجھے افسوس ہے کہ اپنے سابقہ صدر کے متعلق باتیں کر رہے ہیں اور اپنی ذاتیات کا غصہ نکالنے کی کوشش کر رہے ہیں ۔ یہ تعزیت ہے ان کی کیا یہ خراج عقیدت ہے جن کو زندگی میں بھی انہوں نے تنگ کیا اور مرنے کے بعد بھی ۔یہ نہیں چاہتے کہ عزت واحترام سے اس کی تعزیت کی جاسکے ۔

جناب چیئرمین۔ میر عبدالجبار صاحب۔

میر عبدالجبار۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ، شکریہ جناب چیئرمین آج جو تعزیتی قرارداد جناب اقبال احمد خان صاحب نے مرحوم جناب محمد خان جونیجو کی رحلت پر اس ایوان میں پیش کی ، میں اس کی مکمل حمایت کرتے ہوئے نہایت ہی دکھ اور افسوس کے ساتھ کہتا ہوں کے آج پوری قوم اس شریف النفس عظیم سیاست دان ، جو دیانت کے پیکر تھے ، اس سے محروم ہوگئی ۔ان کی صفات ، ان کا سیاسی تدبر ان کے عمل اور ان کی زندگی پر جتنا کہا جائے اتنا ہی کم ہے۔ وہ دوستوں کے دوست تھے ۔ شفیق تھے۔ مخلص تھے ۔ مہربان تھے ،ایک مدبر شخص تھے، اور انہوں نے اس ملک کو بہت کچھ دیا۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے ۔ کل نفس ذائقہ الموت ۔ سبھی نے موت کا مزا چکھنا ہے ۔ کسی نے پہلے کسی نے بعد میں مگر یہ ضروری ہے کہ ہم سب نے جانا ہے ۔ ایسی بے وقت موت یقیناً تکلیف دہ ہوتی ہے ۔ دوسرا جناب مجھے اس معزز ایوان میں اپنے معزز ترین دوستوں کی آراء اور باتیں سن کر یقیناً دکھ بھی ہوا اور افسوس بھی ہم سب مسلمان ہیں۔ اسلامی معاشرہ سے ہمارا تعلق ہے ۔ اسلامی روایات ہمارے رسم و رواج کا حصہ ہیں۔ رہنے سہنے کا ۔ ہم ان سے اس رو گردانی کر رہے ہیں ۔ ہم نے (مسلمان نے) کبھی بھی تعزیت پر کسی شخص کے

برائی نہیں کی ۔ نہ پنجابی معاشرے میں ' نہ سندھی معاشرے میں ' نہ بلوچی معاشرے میں ' نہ پختون معاشرے میں یہ روا ہے کہ کسی کی تعزیت پر جایا جائے ۔ تو وہاں پر ہم کوشش یہ کرتے ہیں کہ مرحوم کی صفات بیان کی جائیں ' ذکر برائی یہ ہمارے اسلامی اقدار کے خلاف ہے ۔ اور ہمارے رسمی اور رواجی اقدار کے خلاف ہے ۔ نہایت دکھ سے کہنا پڑتا ہے کہ ایسی باتیں ' ایسے موقع پر ' اس تعزیتی قرارداد پر کہنا میں سمجھتا ہوں ہم سب کے لیے ایک اچھی بات اور اچھی روایت نہ تھی ۔

میں آخر میں آپکا بہت شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے موقع دیا کہ میں اس پر کچھ کہ سکوں ۔

جناب چیئرمین۔جناب احسان شاہ صاحب وزراء بعد میں ہونگے ۔

سید احسان شاہ ۔بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ جناب کہ آپ نے اس موقع پر گزارش کرنے کا موقع دیا ۔ جناب انتہائی افسوس کے ساتھ کہنا پڑرہا ہے کہ اس ہاوس میں تھوڑی دیر پہلے ہمارے ممبران کے درمیان جو تقریریں ہوئیں وہ تقریباً میں سمجھتا ہوں کہ ہر ممبر کے لیے تکلیف دہ بات ہے بہرحال وہ ایک الگ بات ہے ۔ اب جناب اس میں کوئی شک نہیں کہ ہمارا ملک ایک اچھے سیاستدان سے محروم ہو گیا ۔ جناب محمد خان جونیجو صاحب جب تک حیات تھے ' ان کی پارٹی میں کوئی انتشار پیدا نہیں ہوا ۔ ان کی پارٹی میں کوئی دھڑے بندی نہ تھی ' یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ان کی شخصیت میں ایک شفقت ' ایک محبت اور لوگوں کو ان کے ساتھ ایک وابستگی تھی جناب یہ وقت لمبی تقریر کرنے کا نہیں ہے ۔ ان کی خصوصیات کا ذکر میرے دوستوں نے تفصیل کے ساتھ کیا ہے میں ان کو دوبارہ دہرانا نہیں چاہتا ۔

جناب اس موقع پر میں اور میری پارٹی مسلم لیگ کے اور انکے دوستوں کے اور ان کے لواحقین کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔ خدا سے ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو جوار رحمت میں جگہ دے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے ۔ شکریہ جناب

جناب چیئرمین۔ جناب محمد ابراہیم صاحب ۔

جناب محمد ابراہیم خان۔ جناب شکریہ ۔ جناب والا! میں عرض کرنا چاہتا تھا ۔ وہ اتنی ساری بات ہے کہ بہت سے مواقع تعزیتی احساسات کے ساتھ سینٹ میں آتے رہے ہیں ۔ پھر بھی آئیں گے ۔ جہاں زیست ہے ۔ وہاں موت بھی ہے۔ اور ہمارے سینٹ کا یہ دستور رہا ہے کہ کسی بھی مرحوم کے ہم نے ہمیشہ اوصاف بیان کئے ہیں اور مرحوم کو ہم نے متنازعہ شخصیت

نہیں قرار دیا ۔ میرے خیال میں اس ایوان میں بھلا نہیں لگتا کہ ایک مرحوم کے لئے تعزیتی پیغام ان کے لواحقین کو پہنچانے کے ضمن میں کسی شخص کے حمایتی یا مخالفت کرنے والے یا ان کی پالیسی کی حمایت کرنے والے یا مخالفت کرنے والے اس تعزیتی معاملے میں آپس میں الجھیں ۔ وہ اقدار ہی مجروح ہو جاتی ہیں جو ہمارے کلچر کے اچھے اقدار ہیں کہ کسی مرحوم کیلئے تعزیت پیش کی جائے ۔ ان کے لواحقین کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کیا جائے میں اس August House کے معزز ممبران سے یہ اپیل کروں گا کہ ان کی شخصیت کو متنازعہ نہ بنائیں اور تقریروں میں ایسی بات نہ کریں کہ جس سے خود اس ایوان کی توہین ہوتی ہو۔

میں اپنے احساسات اسی پیغام کے ساتھ ختم کرتا ہو ں کہ مرحوم اچھے اوصاف کے مالک تھے

بقول غالب ۔ غالب نے اچھے لوگوں کے متعلق کہا تھا کہ ۔

مقدور ہو تو خاک سے پوچھوں کہ اے لئیم
تو نے وہ گنج ہائے گراں مایہ کیا کیے

ہوتا رہتا ہے ۔ اچھے لوگ بھی جاتے ہیں ۔ کم ظرف لوگ بھی جاتے ہیں ۔ ہم یہاں تعزیتی پیغام پاس کرنے بیٹھے ہیں ۔ اپنے احساسات کا اظہار کررہے ہیں۔

میں اسی خیال کے ساتھ مرحوم کے حق میں دعا کرتا ہوں کہ خدا ان کو جوار رحمت میں جگہ دے اور ان کے پسماندگان کو صبر کی توفیق عطا فرمائے ۔

جناب چیئرمین۔ اور کوئی اس جانب

جناب اقبال احمد خان ۔ جناب میں نے استدعا کی تھی Personal explanation کے لئے

جناب چیئرمین۔ میں نے آپ سے کہا ہے ناں کہ جو فدا محمد خان صاحب نے نام لئے ہیں یا جو آپ کے بارے میں کہا ہے وہ حذف کر دینے باقی یہ کل موقع آئے گا ۔ آپ اس میں بات کر لیں ۔ آپ وزراء کی باری شروع ہوتی ہے ۔ جی جناب ملک قاسم صاحب لیکن سارے وزراء کو بولنے کی کیا ضرورت ہے ۔ میرے خیال میں

Why should everybody want to speak on behalf of the Government ?

Malik Muhammad Qasim: Mr. Chairman Sir, I had the privilege of having association with Mr. Junejo right form 1962 and sometimes we differed

and differed very strongly but nobody can deny and nobody can contradict what most of the gentlemen have said and what Yahya Bakhtiar has said that not only that was the gentleman but he was a gentleman Prime Minister and it is a very big tribute Sir, in our country at least to be known as a gentleman Prime Minister. Leaving aside other thing Sir , he created a tradition, a tradition which is the neeed of the day also today and that was to bring in consensus, have a national consensus on national issues. It was he who for the first time there have been many RTCs' called , many other things done but they were always done to save a government of a certain matters of that type but it was Muhammad Khan Junejo, the first Prime Minister who called a national consensus on RTC on the issue of Geneva Accord , not only that the Geneva Accord is a tribute to him but calling of a conference in wich he was able to create national consensus is a much bigger tribute and I wish that we all whether sitting inside this House or outside try and try to follow this tradition because there are many national issues which definitely need national consensus.

I also , Mr. Chairman, support Dr. Rehan Habib Jalib was a great poet , I had the Privilege and honour.....

جناب چیئرمین۔ اس پر Resolution نہیں ہوگی ، ہم اس پر فاتحہ کریں گے ۔ دعا کریں گے۔

Malik Muhammad Qasim: Well , I am gratefull Sir, I was also supporting him on that issue. With these words Sir, I take my seat that we share the sorrow not only of the friends who are sitting here , who were with him but also with his family and all those who remeber him. Thank you Sir.

Mr. Chairman: Thank you very much. Senator Gulzar Ahmad .

جناب گلزار احمد خان۔ شکریہ ۔ جناب چیئر مین ۔ کافی فاضل دوستوں نے تقریریں کی

ہیں اور جناب جونیجو صاحب کی خصوصیات کو اجاگر کیا ہے ۔ اس لئے میں کوشش کروں گا کہ انتہائی مختلف طریقوں سے ان کی خصوصیات کو اجاگر کیا جائے۔ اور کسی قسم کی repetition نہیں ہونی چاہیئے۔

جناب والا! سب سے پہلے میں یہ عرض کروں گا کہ جناب محمد خان جونیجو مرحوم قائد اعظم کے صحیح اور اصولی طور پر follower تھے اور انہوں نے قائد اعظم کے سیاسی اصولوں کی صحیح طور پر پاسداری اور ان پر عمل کیا۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ انہوں نے سیاست میں اپنی فطری خصوصیات جیسے کہ اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں جیسے جبار ۔ ستار ۔ غفار ۔ رحیم۔ کریم ۔ یہ ننانوے نام ہیں اور وہ ننانوے نام انسان کی فطری خصوصیت سے منسلک ہیں ۔ اور وہ نام جو ہیں وہ خصوصیات ، فطری خصوصیات اللہ تعالیٰ نے انسان کو ودیعت کی ہیں ۔ چنانچہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ انسان بر وقت ، بر موقع اور بر محل ان خصوصیات کو اگر استعمال کرے تو وہ صحیح انسان کہلاتا ہے اور اچھا اور نیک انسان سمجھا جاتا ہے اس دنیا میں۔ لیکن اس کے ساتھ میں ایک اور عرض کروں گا کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو ایک ایسی چیز عطاء کی ہے ایک ایسی فطرت ودیعت کی ہے کہاں میں confusion نہیں ہونی چاہیئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے اپنے پاس بھی موجود نہیں ہے۔

جناب والا! ذرا میری طرف غور فرمایا جائے۔ میں جو عرض کر رہا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے جو اپنے ننانوے نام ہیں ------

جناب چیئرمین۔ لیکن مختصر کریں ناں۔

جناب گلزار احمد خان۔ تو ایک خصوصیت ، فطری خصوصیت انسان کو ایسی عطا کی ہے جو اللہ تعالیٰ کے اپنے پاس بھی نہیں ہے۔ اور وہ کیا ہے ؟ وہ ہے عاجزی اور انکساری۔ تو جناب والا! میں اس point کو اس طرح سے عرض کروں گا کہ جناب محمد خان جونیجو سے میرا اتنا زیادہ رابطہ نہیں تھا لیکن جہاں بھی ملاقات ہوئی اور جو بھی ان کی سیاسی زندگی میں معاملات دیکھے ہیں۔ تو میں نے خصوصی طور پر اس چیز کو سمجھا ہے کہ انتہائی عاجزی و انکساری ان کے تمام کام کاج میں شامل تھی، تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس خصوصیت کے تحت جیسے کہ میرے تمام دوستوں نے بیان کیا ہے کہ انھوں نے بڑے اچھے اچھے کارنامے کئے ہیں، لیکن ان سب کارناموں کے ساتھ ساتھ انھوں نے اپنی عاجزی اور انکساری ہمیشہ شامل حال رکھی ہے۔ میں اپنے دوستوں اور ان کے سیاسی پسماندگان کو بھی یہ درخواست کروں گا کہ وہ اس عمل کو جاری رکھیں اور اس کے مطابق چلیں اور میں یہ عرض کروں گا کہ جناب مرحوم کو اللہ تعالیٰ حوار رحمت میں جگہ دے۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ۔ جی جناب راجہ ظفر الحق صاحب۔ آپ کیا فرمانا چاہ رہے ہیں؟

راجہ محمد ظفر الحق۔ جناب میں پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑا ہوا ہوں کہ وزیر صاحب نے اپنی تقریر میں ایک ایسی بات کہی ہے جو انھیں کہنی نہیں چاہیئے تھی کہ اللہ تعالیٰ کی صفات میں بھی وہ صفتیں نہیں ہیں جو مرحوم میں ہیں۔ یہ بات غلط ہے اور اس معاملے میں وہ کیوں پڑتے ہیں۔ ایسی باتوں میں پڑنے کا کیا فائدہ؟

جناب گلزار احمد خان۔ میں نے یہ بات نہیں کہی، شاید انھیں سننے میں غلط فہمی ہوئی ہے۔ میں نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایسی صفت فطری طور پر انسان کو عطا کی ہے جو اس نے اپنے پاس نہیں رکھی لیکن اللہ تعالیٰ نے عطا کی ہے۔

جناب چیئرمین۔ بہرحال اس دینی بحث میں کیا الجھنا۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین۔ فاروق لغاری صاحب بولنا چاہتے تھے۔ کیا وہ اب نہیں بولنا چاہ رہے؟ فاروق لغاری صاحب میرے خیال میں چلے گئے ہیں۔ جی جناب خورشید قصوری صاحب۔

Mr. Khurshid Mahmood Kasuri: Mr. Chairman Sir, I would like to take this opportunity to support the resolution moved by Senator Iqbal Ahmed Khan, although I did not have the privilege of knowing Mr. Muhammad Khan Junejo over a long period of time, I did come in contact with him on various occasions but this is not the occasion or the opportunity to recount those meetings where I wish to speak about and the issues are of a nature which are of national importance, which I think every member of this House, regardless of which side or the divide he is sitting on, would support the resolution as well as what I say on this issue.

Firstly Sir, his contribution to the freedom of the press will be remembered for a long time. The concept of democracy in fact is I would go to the extent of saying non-existent, even if you go through the forms of democracy, therefore, Sir, his contribution towards freedom of the press will be remembered

for a long time.

Furthermore Sir, as far as Mr. Junejo as a gentleman and a gentle Prime Minister is concerned there can be no two views, even among the people who are opposed to him as I was. I know that there are differences of opinion on the Geneva Accord, nevertheless. I would like to be on record as stating that his contribuiton in creating a national consensus will be rememebered for a long time and I would, therefore, say that even those who were opposed to the Geneva Accord should realize and pay a tribute to late Mr. Muhammad Khan Junejo for his efforts in creating a national consensus on that issue. Thank you very much, Sir.

Mr. Chairman: Thank you. Aafaq Shahid Sahib.

جناب آفاق شاہد ۔ تھینک یو مسٹر چیئرمین۔ جناب والا! میرے ساتھی وزیر محترم اقبال احمد خان صاحب کی جو تعزیتی قرار داد سابق وزیراعظم محمد خان جونیجو صاحب کے سلسلے میں ہے میں اپنے دل کی گہرائی سے اس قرار داد کی نہ صرف یہ کہ حمایت کرتا ہوں بلکہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ وقت کی ضرورت تھی۔ جناب والا! میرا خیال ہے کہ آپ کے بھی علم میں ہو گی یہ بات کہ محمد خان جونیجو صاحب کے ساتھ مجھے کام کرنے کا کچھ وقت 85 سے 88 تک قومی اسمبلی میں ملا تھا۔ وہ قائد ایوان تھے اور میں حزب اختلاف سے تعلق رکھتا تھا۔ اور شاید میں وہ واحد شخص تھا اس اسمبلی میں ' اس زمانے میں کہ جسے ایک انسانی مسئلے کی بنیاد پر احتجاج کرنے کے جرم میں نہ صرف یہ کہ گرفتار کیا گیا بلکہ ۹ مہینے تک میں نے جو صعوبتیں برداشت کیں وہ آپ کو اور اس ایوان کے بہت سے معزز ساتھیوں کو معلوم ہیں اور دور حکومت بہر حال ہمارے سابق وزیراعظم محمد خان جونیجو صاحب کا ہی تھا۔ ذاتی رنجشیں اور ذاتی اختلافات اپنی جگہ پر' مجھ سے ان کا کوئی سیاسی اختلاف ضرور ہو سکتا ہے اور ہے' اس موقع پر میں اس issue پر بات کرنا مناسب نہیں سمجھتا' جیسا کہ آپ نے ابھی فرمایا' سیاسی اختلافات اپنی جگہ لیکن ذاتی حیثیت میں بہرحال محمد خان جونیجو مرحوم ایک انتہائی شریف النفس' ہمہ گیر شخصیت کے مالک تھے۔ انتہائی حلیم الطبع تھے' انتہائی زیرک سیاستدان تھے۔ معاملے کی نزاکتوں کو' سیاسی اتار چڑھاؤ کو بہتر انداز میں سمجھنے کی صلاحیت رکھتے تھے جس پر انہیں جتنا خراج عقیدت پیش کیا جانے میں سمجھتا ہوں کہ کم ہے' جناب والا'

میری دعا ہے کہ اللہ تبارک تعالیٰ جل شانہ انہیں اپنی جوار رحمت میں جگہ دے اور انہیں اپنے قریب اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کےلواحقین کو بھی اور ان کے جو سیاسی دوست احباب جو آج یہاں موجو ہیں یا ایوان سے باہر ہیں انہیں بھی صبر جمیل عطا فرمائے۔ جناب والا! موقع کی مناسبت سے میں آپ سے بھی گزارش کروں گا کہ جیسا کہ سینیٹر ڈاکٹر ریحان صاحب نے فرمایا' شاعر انقلاب حبیب جالب صاحب----------

جناب چیئرمین۔جی ان کے لئے بھی فاتحہ کریں گے۔

جناب آفاق شاہد ۔ ان کے لئے اگر فاتحہ کی جائے اور نہ صرف یہ کہ فاتحہ کی جائے بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ اس ایوان کی جانب سے ان کے پسماندگان کو ایک تعزیتی خط بھی بھیجا جائے۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ میری آپ سے ایک مؤدبانہ گزارش اور ہے اور اس ایوان کے بے شمار دوست احباب ساتھی ایسے یہاں موجود ہیں کہ جو آج سے چند روز بیشتر تک اس ملک کی اور شہر کراچی کی ایک بڑی شخصیت ' سیاسی شخصیت محترم عظیم احمد طارق صاحب جنہیں گزشتہ دنوں انتہائی بہیمانہ انداز میں دہشت گردی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ' میری آپ سے گزارش ہے کہ ان کے لئے بھی خصوصی طور پر فاتحہ خوانی کی جائے اور ان کے لواحقین کو بھی ایک تعزیتی خط روانہ کیا جائے جس پر میں آپ کا مشکور ہوں گا۔ بہت شکریہ جی۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ جی۔

So, I think all the honourable Members who wanted to speak have spoken?

آپ بھی کہنا چاہیں گے؟ جی فرمائیں۔

ارباب غلام رحیم ۔ بسم ا للہ الرحمان الرحیم۔ شکریہ مسٹر چیئرمین ! جس resolution پر اقبال احمد خان صاحب نے resolution move کیا ہے ' میں اپنی خوش قسمتی سمجھتا ہوں کہ میرا تعلق بھی جونیجو صاحب کے علاقے سے ہے اور ہم ایک علاقے سےتعلق رکھتے ہیں' سندھ سےتعلق ہے میرا' میری سیاست کی جو ابتداء جونیجو صاحب کے ساتھ ہوئی تھی' 83 میں ' میں چیئرمین ڈسٹرکٹ کونسل بنا تھا۔ اسمبلیاں موجود نہیں تھیں۔ اس کے بعد 85 میں جب وہ elect ہو کر آئے نان پارٹی بیسز پر تو اس وقت کچھ ہمارے اختلافات بھی ضرور ہوئے جب وہ وزیراعظم تھے ۔ بہرحال اس کے باوجود میں نے دیکھا کہ ہم جو ان سے مخالفت بھی کرتے رہے تھے وہاں پر' میں چیئرمین ڈسٹرکٹ کونسل بھی رہا' وہاں پر تو ان کی جو ایک برداشت کی قوت تھی وہ میرے خیال میں بعد میں جو آنے والے پرائم منسٹر صاحبان تھے ' ہم نے ان میں نہیں

دیکھی کیونکہ ان دوروں میں ہم نے یہ بھی دیکھا ہے کہ چیئرمین ڈسٹرکٹ کونسل بہت چھوٹی چیز ہوتی ہے ' بہرحال Assemblies یا اور بھی کافی جگہوں پر یہ مطلب وہ مداخلت provincial autonomy میں مداخلت کرتے رہے ہیں اور جونیجو صاحب نے باوجود اس کے کہ میرے علاقے سے تعلق رکھتے تھے ' میں اس ضلع کا چیئرمین تھا اور مخالفت بھی کرتا تھا' اس کے باوجود بھی اس نے کبھی ہمارے اس میں interfere نہیں کیا' برداشت کیا۔ اب میں سوچتا ہوں کہ ہم زیادتی کرتے تھے being a Prime Minister ہمارے علاقے سے بہر حال انہوں نے کبھی نہ انتقام لیا اور کوئی ایسے مسئلے میں ہمیں جو آج کل گرفتار کئے جاتے ہیں ' کونسل کو توڑنا اور یہ اور وہ ' وہاں پر super-session وغیرہ اس ٹائپ کے مسئلے نہیں کئے ' اس کے بعد میں نے یہاں تک جب میں یہاں ممبر بن کے آیا ہوں تو میں نے جب پچھلے دوروں میں یہ دیکھا ہے کہ ایم این اے کا پرائم منسٹر صاحب سے ملاقات کرنا پڑا مسئلہ ہوتا ہے مگر میں نے جونیجو صاحب کو وہاں سندھڑی جب آتے تھے ایم این ایز کے سوا بھی عام لوگوں سے بھی کھلی کچہریاں درختوں کے نیچے کرتے دیکھا۔ اور میں نے سنا ہے کہ جب کوئی ایم این اے پندرہ دن سے ان سے ملاقات نہیں ہوتی تھی تو خود یاد فرماتے تھے کہ فلاں ایم این اے مجھے نظر نہیں آیا تو ان کو بلائیں جو بالکل close contact میں جمہوری جو ان کا طرز عمل تھا ' یا جس طرح سے گول میز کانفرنس کی بات بھی یہاں کی اور افغانستان کا مسئلہ اور کافی مسئلے یہاں پر corruption کے مسئلے میں بھی یہاں پر باتیں ہوئیں' میں بالکل وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ جونیجو صاحب کے بارے میں جو اس طرح کے allegations ہیں کوئی نہیں لگا سکتا اور میں اس سلسلے میں اقبال احمد خان صاحب کی تائید کرتا ہوں۔ مہربانی شکریہ۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ جی۔

So, thank you , I think , no other Member would like to speak . So , I just want to associate myself with the sentiments which have been expressed by the honourable Members. The late Mr. Muhammad Khan Junejo was a very noble person, a very highly respected leader and a democratic in the true sense, a person who not only believed in democracy as a system of government but as a way of life . And personally of course I am deeply indebted to him. My political eduction has been largely at his hands and I think in his death we have lost a

very great leader and eminent personality and the void will be difficult to fill for a very long time to come. And I join you in praying that the late leader may rest in eternal peace.

Now I will put this resolution to the vote of the House. Does the House approves this resolution?

Voices: Yes . Yes

Mr. Chairman : So this is approved unanimously. Now the next resolution will be moved by the Minister for Foreign Affairs Mr. Sharifuddin Pirzada.

Mr. Sharifuddin Pirzada: Mr. Chairman , Sir with your permission I move the following resoution on the sad demise of late President Turgat Ozal of Turkey. The resolution reads:

The Senate of Pakistan expressess its deep sorrow and gerief at the sudden demise of President Turgat Ozal of Turkey . Recalls that the late President was an outstanding Stateman and one of the greatest leaders of modern Turkey who had the welfare of the Muslim ummmah close to his heart . Further recalls the invaluable contribution of the late President to the progress and prosperity of the brotherly people of Turkey and to the cause of regional cooperation in ECO. Expresses profound appreciation of the personal efforts of the late President for further strengthening the fraternal relations between Pakistan and Turkey. Offers deepest condolences to the Government and the people of the brotherly Republic of Turkey as well as to the bereaved family.

Mr. Chairman: Does the House approve this Resolution moved by Syed Sharif -ud-Din Pirzada?

(Approved)

Mr. Chairman: Yes approved unanimously . Here is also a Resolution condoling the death of the former Senator Sardar Khizar Hayat Khan Shaib.

Mr. Iqbal Ahmad Khan: Mr. Chairman, with your kind permission I move : "This House expresses profound grief and sorrow over the sad demise of ex- Senator Sardar Khizar Hayat Khan . He was elected as Senator from Punjab province in 1985 . He was noble minded politician who made an intense contribution to the proceeding of the Senate during his tenure as Senator. His services to the nation and the country shall be remembered. We pray to Almighty Allah to shower his blessings on the departed soul. May Allah rest his soul in peace and grant courage to the grieved family to bear this irreparable loss with fortitude. A copy of this Resolution may be sent to the grieved family .

Mr. Chairman: Does the House approve this Resolution ?

(The Resolution was adopted)

Mr. Chairman: Approved

اب جی حافظ حسین احمد فاتحہ فرما دیں جناب جونیجو صاحب کے لئے ' جناب ترگت اوذل صاحب کے لئے ' سردار خضر حیات خان صاحب کے لئے ' حبیب جالب صاحب کے لئے اور عظیم طارق صاحب کے لئے ۔

(Fateha Offered)

Mr. Chairman: Mr. Iqbal Ahamd Khan Sahib .

Mr. Iqbal Ahmad Khan: Mr. Chairman Sir, with your kind permission I move Resolution reads as under :-

"The House resolves that it shoul be adjourned for the day as a mark of respect to the memory of late Mr. Muhammad Khan Junejo , the former Prime Minister of Pakistan."

Mr. Chairman: Does the House agree to this Resolution ?

(The Resolution was adopted)

Mr. Chairman: Agreed. So the House is adjurned as a mark of respect to the memory of late Mr. Muhammad Khan Junejo and we will meet tomorrow at 9.30 a.m.

[The House adjourned to meet again at half past nine of the clock in the morning on Tuesday , on May 4,1993.]

PCPPI—335 (96) Senate—14-3-96—180.